Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۸ | اگست ۱۹۳۲ء ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۳۱

ایڈیٹر محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی	۲۸۱–۲۸۵	از ریویو انگریزی مضمون ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے
فرقہ ناجیہ	۲۸۵–۲۹۳	مولانا محمد عبد اللہ صاحب (مولوی فاضل)
اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے	۲۹۴–۳۰۴	مولانا یوسف شاہ صاحب فارغ مولوی فاضل
انگلستان میں اسلام کی رفتار	۳۰۵–۳۰۸	از ریویو انگریزی مضمون ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے
امریکہ میں اسلام } الدیار العربیہ }	۳۰۸–۳۱۲	رپورٹہائے نظارت دعوۃ و تبلیغ

چندہ سالانہ اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے دو روپیہ آٹھ آنہ

چندہ سالانہ بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ احمدی احباب

رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں انکو دور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جاوے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنیکے لئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن ابتک اس رسالہ کے شائع کرنیکے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اسلئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے سو اے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں:-

(۱) اردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں۔ جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ ضرور اردو رسالے کے خریدار بنیں اور مستطیع اصحاب اپنی گرہ سے قیمت ادا کرکے ناظم طبع و اشاعت کو اجازت دیں کہ وہ کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کے نام رسالہ جاری کر دیں۔ (۲) جو احباب اردو رسالے کے خریدار نہیں وہ دیگر احمدیوں اور غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو تحریک کرکے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنیوالوں کی فہرست میں اپنے آپکو داخل کریں۔ (۳) اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کے لئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اسکی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ (۴) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کرکے انکو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں سے کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ (۵) انگریزی خواں گریجویٹ مہربانی فرما کر انگریزی رسالے کے مضامین کا ترجمہ کرکے اردو رسالے کیلئے بھیجا کریں۔

(ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آنحضرت صلعم کی زوجۂ والاصفات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ماہِ عرب رسول پاک صلعم کے خلاف بہت کچھ ژاژ خائی کا مواد اور تحریری غلاظت و کثافت پھینکی جاتی ہے اور ایسا کرنے والے وہ ہیں جو مسیح ناصری کی ظاہراً حلیم۔ فروتن اور معصوم بھیڑیں کہلاتے ہیں ہر چند آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے اس عمر میں شادی کی جو اس وقت عرب کی آب و ہوا کے مطابق زوجہ بننے کے قابل تھیں لیکن آجکل مغرب کے مروجہ معیار کی رو سے خیال کیا جاتا ہے کہ اندواجی ذمہ واریوں کے پلڑے میں پوری نہ اُترتی تھیں۔ کچھ عرصہ سے مغرب نے یہ خاصہ بنالیا ہے کہ ہر اس چیز کو جو انکے من گھڑت معیاروں میں پوری نہ اُترے۔ بدتہذیبی ویے تمدنی کا نام دیدیں۔ ہم تو ابھی تک یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ کسی قوم کے اخلاق۔ عادات اور بود و باش کا معیار اس کے ملک کی آب و ہوا سے متاثر اور اسی پر منحصر ہوتا ہے لیکن اب ہمیں تہذیب کے ٹھیکیداروں سے یعنی مغرب کے "رہنماؤں اور "حکماء" بلکہ ہمارے اپنے وطنی غداروں سے جنہوں نے اپنی ضمیریں "مغربی تہذیب" کی غلامی کے ہاتھوں بیچ ڈالی ہیں اور مغرب کے ہر رطب و یابس کو چاٹنے دوڑتے ہیں: تاکہ وہ کہیں جنگلی وحشی ناشائستہ اور بدتہذیب نہ کہلائیں۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ ہمیں مغربی رہائش کے معیار کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنا چاہیئے۔ ہمیں ایسا ہی لباس پہننا چاہیئے جیسا کہ وہ پہنتے ہیں۔ ایسا ہی کھانا چاہیئے جیسے وہ کھاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ ہمیں اپنے معاشرتی تعلقات مغربی طریق پر چلانے چاہیئے۔ اور یہ کہ مرد و زن کے مابین تعلقات اسی لائن پر قائم کرنے چاہئیں جیسے کہ مغرب والے کہتے ہیں۔ اگر ہم ان کے قواعد و ضوابط میں سے کسی میں بھی ناکام اتریں تو ہم مردود ٹھیرینگے۔ اور ہمیشہ کی غلامی میں رہنے کے قابل ہونگے۔ تاکہ ہم انسے آداب و اخلاق سیکھیں۔ اور مہذب ہو جائیں جس کا دوسرا نام ہمارا خون چوسنا ہے کچھ پردا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں خواہ ہمارا اخلاقی و معاشرتی عقیدہ مغرب سے کتنا ہی مختلف ہو۔ اور ہمارے مزاج و خصلت۔ ضمیر و طبیعت۔ خیالات اور نظریات ان سے اختلاف رکھتے ہوں۔ بھاڑ میں جائیں۔ ہمارے حالاتِ ملک اور آب و ہوا ہمیں تو مغربی اساتذہ کی رہنمائی زندگی کے ہر شعبہ میں تلاش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ہم جنگلی اور جاہل ہیں۔ کیونکہ تہذیب کی دیوی کی خوبیوں اور خوبصورتیوں سے آشنا ہونا لازمی ہے۔

ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ایک مردہ قوم کو تمدّن کی بلند ترین چوٹیوں پر پہنچایا۔ اور پھر جس نے یورپ کو جو اُس وقت ابھی تک مجسمہ جہالت و وحشت تھا۔ اخلاق و آداب سکھائے۔ "بے تہذیب" (نعوذ باللہ) جیسے ناپاک لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ[۴] یہ بات کہ حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت صلعم کی شادی کی تجویز ایک تجربہ کار معمر عورت نے کی تھی اور نیز یہ امر کہ قریش میں سے آنحضرت صلعم کے بدترین دشمن نے بھی اس شادی پر اعتراض نہیں کیا۔ اس اعتراض کی بیہودگی و بے ثبوتی پر مدلّل و مبرہن دلیل ہے۔ اور عیب جو اور افترا پرداز لوگوں کی حد درجہ کی کمینہ خباثت و ضلالت کو ظاہر کرتا ہے رسول کریمؐ کا خولہ بنت حکم کی معرفت حضرت عائشہؓ سے شادی کی تجویز کو منظور کرنے اور عائشہؓ سے شادی کا بلوغت پر پہنچتے ہی اہتمام کرنے کی دانشمندی و واجبیت کا ثبوت مابعد کے حالات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عائشہؓ رسول اکرمؐ کے ساتھ تقریباً ۹ سال تک رہیں۔ اور جب ان بے شمار مذہبی اور روحانی مسائل کا منظر آنکھوں کے سامنے لایا جاتا ہے جس کو عائشہؓ نے رسول اکرمؐ کی صحبت سے حاصل کردہ علم اور حکمت عملی سے حل کر دیا تو ہمارا شرح صدر ہو جاتا ہے کہ آپؓ واقعی اس فخر دو عالم اور ذی شان والقدر ابن آدم یعنی نبیوں کے سردار رسول پاک صلعم کی حرم بننے کے لائق تھیں۔ انہوں نے اس روحانیت کے چشمۂ علم و معرفت سے گہرے گھونٹوں پیا۔ جو آپؓ کے سرتاج اور پیشوا نے جاری کیا۔ اور حضورؐ کی وفات کے ۴۵ سال تک آپؓ آنحضرتؐ کے مشن کو پورا کرتی رہیں۔ مذہبی مسائل کی ہر مشکل کے وقت آپؓ کی رائے اور مشورہ سے مدد لی جاتی اور پھر وہ مشورہ قبول بھی کیا جاتا۔ آپؓ کے قرآن مجید و احادیث کا علم عالمانہ اور مستند تھا نہ صرف مُسلم خواتین۔ نہ صرف رسول پاک کی دوسری حرمات کے درمیان ہی بلکہ بعض نقّادین کے خیال کے مطابق نبی کریمؐ کے تمام دوسرے صحابہ کرامؓ کے درمیان بھی آپؓ کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ جن میں بڑے بڑے ذی مرتبت حضرات تھے جن کی علم معرفت میں فضیلت و عظمت مانی ہوئی ہے مثلاً ابیؓ ابن کعب۔ عبداللہ بن مسعود۔ معاذ بن جبل ۔۔۔۔۔۔ اور حضرت عمرؓ و علیؓ جیسے ذی اثر و والا شان فقہا اور مجتہد پائے جاتے تھے اگر ہم تمثیل استعمال کریں کہ قرآنی علوم کی مملکت میں وہ سرو قد و بالا بلند شہزادی تھیں تو غلط نہ ہوگا۔ آپؓ کے قرآنی علم کی وسعت اور نکتہ سنجی اور باریک بینی صرف ایک مثال سے واضح ہو جاتی

[۴] ایشیائی ممالک کی خواتین چھوٹی عمر میں شادی کے قابل ہو جاتی ہیں جبکہ لڑکیاں مغرب میں بیاہی نہیں جاتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ انھوں نے اِسی آیت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت رسول کریمؐ کے بعد انبیاء و مرسل کا سلسلہ بند نہیں ہُوا۔ بلکہ جاری رہیگا ✦

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

نادان لوگوں کا صرف یہی ایک سہارا ہے جو رسول پاک کے بعد سلسلۂ انبیاء کے منکر ہیں۔ بڑے بڑے فقہاء و فضلاء اس بیّن حقیقت پر ۱۳ سو سال تک ٹھوکر کھاتے رہے ہیں اور اب بھی کھاتے ہیں۔ مگر حضرت عائشہ رضؓ نے اسے بہت آسانی سے حل کر دیا جس طرح انھوں نے کئی اور اہم مذہبی مسئلوں کو ہلکا کر دیا حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے عہد خلافت میں آپ مفتی کا کام بھی کرتی رہیں۔ اسلام کے قوی المرتبہ خلفاء ہر ضروری امر پیش آنے کے وقت آپؓ سے مشورہ لیتے رہے ہیں۔ ترمذی راوی ہے کہ اشعری نے جو خود بھی بہت عالم اور فاضل تھے۔ ایک دفعہ کہا کہ ہم رسول کریم کے صحابہؓ نے کبھی کسی مشکل مسئلہ میں حضرت عائشہؓ سے رہنمائی حاصل نہیں کی جس میں انھوں نے نہایت قابلیت سے اس مسئلہ کو حل نہ کیا ہو ✦

امام زہری جن کا علم اور رُتبہ مسلّمہ ہے فرماتے ہیں۔ "عائشہؓ کے علم کا کوئی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا آپکی رائے اور مشورہ بڑے بڑے ذی علم اور فاضل صحابہؓ قبول کرتے تھے"

آپؓ کا علم رسول اللہ صلعم کی تمام دوسری بیویوںؓ اور صحابہ کرامؓ پر فوقیت رکھتا تھا۔ یہ مدح واقعی ہے اور عائشہؓ اس کی مستحق تھیں۔ جہاں وہ عالمہ فاضلہ معلّمہ کاملہ تھیں وہاں وہ فصیح و بلیغ بھی تھیں آپ کی گفتگو آسمانِ فصاحت پر اصطلاحی اور با محاورہ الفاظ کی ایک دلربا و دلکش کہکشاں تھی جن کو وہ روانیٔ تقریر میں نچھاور فرماتیں۔ اور ساتھ ہی دلائل کی طاقت و قدرت کے پھول برساتیں۔ وہ عرب کی زبردست خطیب اور فصیح عورت تھیں۔ انکی تقاریر عوام الناس میں دلائل کے ساتھ ساتھ انسانی جذبات کو اپیل کرنے والی ہوتیں۔ جمل کے میدانِ کارزار میں جب انھوں نے ایک غلط فہمی کی بنا پر حضرت علیؓ کے خلاف علم جنگ بلند کیا تو انھوں نے ایک ولولہ انگیز اور سرگرم تقریر کی جو کیا بلحاظ اپنے براہین و دلائل کے کیا بلحاظ اپنے مؤثر و مسحور کن الفاظ کے اور کیا بلحاظ اپنی قائل کرنے والی صداقت کے تاریخ کے سنہری اوراق پر ایک نادر الوجود اور محیّر العقول تقریر شمار کی گئی۔۔۔۔۔۔ نہ صرف آپ کی زبان ہی آپکے احساسات و جذبات کی ترجمان تھی بلکہ آپکے قلم میں بھی طاقت تھی۔ آپؓ کا طرزِ تحریر پسندیدہ اور طرزِ محاورہ لطیف و نفیس تھا۔ وہ ایک بڑی مقرّرہ اور بہت بڑی محرّرہ ہونے کے علاوہ شجاعت میں بھی کم نہ تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حدیث میں آیا ہے کہ انہوں نے جنگ بدر میں بھی حصہ لیا۔ اور احد کے میدان جنگ میں جبکہ مسلمان ایک عارضی شکست سے ہراساں ہو گئے تھے اور اسلامی نظام کا شیرازہ بکھرنے کو تھا۔ وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر زخمی اور گھائل سپاہیوں کی آواز العطش پر لبیک کہتی تھیں۔ اور غزوہ خندق میں اکثر اپنے زنانہ کوارٹر کو چھوڑ کر لڑائی کا ملاحظہ فرماتیں۔ لیکن یہ جمل کا میدان جنگ ہی تھا۔ جہاں آپ کی خالص سپاہیانہ قابلیت کا مظاہرہ ہوا تھا انہوں نے ایک بہادر سپاہی کی طرح دادِ شجاعت دی اور ایک ماہر اور دانشمند سپہ سالار کی طرح فوجوں کی رہنمائی کی۔ جب انہوں نے اپنی غلط فہمی کو محسوس کیا تو فوراً مخاصمت کو ختم کرنے پر تیار ہو گئیں اور اپنے مقابل کے ساتھ ایک مخلص و دیندار مسلمان کی طرح صلح کر لی ٭

وہ اپنے مذاق میں بہت سادہ اور سخاوت کی دلدادہ تھیں وہ رات عبادت گذاری میں صرف کرتیں اور دن روزہ داری میں خرچ کرتیں۔ وہ چغلخوری سے احتیاط اور عیب جوئی سے احتراز کرتی تھیں۔ وہ غربا کی مدد کے لئے تیار اور مساکین کے آرام کے لئے ہشیار رہتیں۔ طبیعت کی سادہ اور صابر ہونے کے علاوہ اپنی خودداری کا بہت پاس رکھتیں۔ وہ دلیر۔ جری۔ وسیع الخاطر۔ فراخ دست اور سخی القلب تھیں۔ اور عرب کی رسم و رواج اور عادات پر حکم تھیں۔ گو خود شاعرہ نہ تھیں مگر عرب کے شعراء قدیم کا کلام ان کی زبان زد تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ اچھی خاصی طبیب تھیں۔ لیکن وہ چیز جو آپ کو امہاتِ مطہرات سے ممتاز اور رسول پاک کی نظروں میں وقعت دیتی تھی۔ اور جس نے آپؓ کو اسلام کی ہیروئن بنایا آپ کا زبردست خطیب ہونا یا اچھا رہنما ہونا نہ تھا۔ اور نہ ہی چونکہ آپ سخی تھیں۔ اور نہ اس لئے کہ آپ ابوبکرؓ جیسے رسول کریمؐ کے وفادار اور فنا فی الرسول صحابیؓ کی صاحبزادی تھیں۔ اور نہ اس لئے کہ صغیر سن اور خوبصورت تھیں۔ نہیں نہیں ان خصوصیات سے کوئی بھی ایسی خاصیت نہیں تھی جس نے رسول صلعم کا دل آپؓ کی طرف مائل کیا تھا یا جس کے سبب آپ نے مسلمانوں میں قدر و منزلت، توقیر و وقعت، یا امتیاز و عزت کا شرف حاصل کر لیا تھا۔ پس محبت کا جو ان کے متعلق آنحضرتؐ کے دل میں تھی کچھ اور ہی سبب تھا۔ حضورؐ نے نورِ نبوت سے دیکھ لیا تھا کہ عائشہؓ غیر معمولی قابلیتوں سے بھرپور ہے جن سے آپ کا دل و دماغ معمور ہے۔ آپؐ جانتے تھے کہ تمام عورتوں میں صرف وہ ہی ایک عورت ہے جو ان جبلی لیاقتوں سے مرصع اور اعلےٰ صفات کا مرقع ہے۔ جو آپؐ کے مقدس مشن کے جوہر عطر مجموعہ کو جذب کرلیگی اور آپ سے حاصل کردہ تعلیم کی اسپرٹ کو کسی دوسری عورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کہیں جلدی اور عمدگی سے خوش رنگ دیگی۔ آپؐ رسول پاکؐ کی تمام توقعات کے شیشہ میں پوری اُتریں۔ وہ آپؐ کی خوابوں کی تعبیر تھی۔ وہ اپنی ظاہری تزئین کے علاوہ ایک نادر خالص جمیل روح رکھتی تھی۔ رسول پاک کی تمام بیویوں کو چھوڑ کر جبرائیلؑ صرف عائشہؓ کی ردائے شبینہ میں نازل ہوتے تھے۔ اگر دوسری خصوصیات کو بالائے طاق رکھ دیا جائے تو صرف یہی خاصیت رسول پاک کی محبت و اُلفت کو مفتوح و مقبول کرنے کے لئے کافی تھی۔ علاوہ ازیں مشاطۂ قدرت نے ان کو کھلے دل سے ظاہری و باطنی خوبصورتیاں بھی عطا کی تھیں۔

عائشہؓ واقعی بے مثال خصوصیات اور عدیم النظیر لیاقتوں سے مکمّل تھیں۔ اور ساتھ ہی وہ حضرت ابو بکرؓ کی لاڈلی اور رسول پاکؐ کی چہیتی تھیں۔ یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص توجہ کا مرکز آپؓ کا حُسن اور شباب تھا حد درجہ کی کمینگی اور نہایت گری ہوئی حماقت و جہالت ہے کیونکہ حفصہؓ آپؓ سے صرف ایک سال ہی بڑی تھیں اور جویریہؓ اور زینبؓ حُسن میں ان سے کم نہ تھیں۔

ترجمہ:- جنید ہاشمی بی۔اے

فرقۂ ناجیہ

جماعت احمدیہ صحابہؓ کے نقشِ قدم پر

۱۹۳۲ء

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ایک مضمون فرقۂ ناجیہ کے عنوان سے "اہلحدیث" ۵ فروری میں شائع ہوا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت تہتّر ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو جاویگی ایک فرقہ کے سوا باقی سب دوزخ میں جاوینگے۔" آپؐ سے پوچھا گیا کہ وہ کونسا فرقہ ہے آپؐ نے فرمایا ما انا علیہ و اصحابی۔ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُمّت محمدیہ تہتّر ۷۳ فرقے بن جاویگی۔ مگر ایک فرقہ ہمیشہ حق پر رہیگا۔ مولوی صاحب نے لا تزال (ہمیشہ رہیگا) سے یوں استدلال کیا ہے کہ تاریخی طور پر پہلی صدی ہجری میں ایک گروہ کا نام اہل سُنّت پڑ چکا تھا اور اہلسنّت سے مراد امام ابو حنیفہ کے متبع نہیں بلکہ "اصحاب الحدیث" ہیں اور "اصحاب الحدیث" (معروف بہ فرقہ وہابیہ) ہی کا دوسرا نام ہے چونکہ فرقہ "اہلحدیث" اُمّت محمدیہ میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے اس لئے وُہی ناجی فرقہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اس کے متعلق اس وقت کچھ کہنا ہے۔ اوّل۔ تاریخ بتاتی ہے کہ موجودہ فرقہ "اہلحدیث" (معروف بہ وہابیہ) کے بانی شیخ محمد بن عبدالوہابؒ ہیں اس لئے عوام میں اس کا دوسرا نام اس کے بانی کے نام پر فرقہ وہابیہ بھی ہے (ملاحظہ ہو رسالہ تحریک وہابیت پر ایک نظر مصنفہ مولوی ثناءاللہ) اور ظاہر ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اٹھارھویں صدی میں ہوئے ہیں اس لئے فرقہ وہابیہ کی قدامت باطل ہو گئی ✣

دوم۔ اگر فرقہ "اہلحدیث" (معروف بہ وہابیہ) کو "اصحاب الحدیث" کا مترادف کہکر اس کے قدیم ہونے پر استدلال کیا جا سکتا ہے تو پھر فرقہ شیعہ کا استدلال اپنی قدامت پر ان من شیعتہ لابراھیم سے کیوں درست نہیں؟ جیسا کہ وہ کہتے بھی ہیں کہ ہمارا فرقہ حضرت ابراہیمؑ سے ہے اور نبی کریمؐ بھی شیعہ تھے۔ اگر فرقہ "اہلحدیث" اپنی قدامت کی وجہ سے ناجی ٹھیر سکتا ہے حالانکہ اس کی بنیاد بقول مولویصاحب پہلی صدی ہجری کے آخر میں پڑی تو پھر فرقہ شیعہ کیوں ناجی نہیں ہو سکتا؟ حالانکہ اس کی بنیاد بقول مولویصاحب پہلی صدی کے ربع اوّل میں پڑی اور رہے بھی وہ حضرت علیؓ کی جماعت جن کی نسبت تجدوہ ھادیاً مھدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم (الحدیث) کی صریح پیشگوئی موجود ہے ✣

سوم۔ تاریخی طور پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُمت محمدیہ کے مختلف فرقوں میں مختلف اولیاء کرامؒ ہوتے رہے ہیں جنہیں خدا کے مکالمہ کا شرف حاصل رہا ہے۔ اگر صرف فرقہ "اہلحدیث" خدا کی نظر میں ناجی تھا تو دوسرے فرقوں کے اشخاص کو کیوں خدا نے اس نعمت سے نوازا؟ اگر شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کو شرک کے مٹانیکی خدمت سپرد ہوئی تو سرتاج طریقت قادری حضرت محی الدینؒ اور حضرت معین الدین چشتی سے بھی خدا نے احیاء دین کا کام لیا۔ پس خدا کا الہام مختلف زمانوں میں مختلف فرقوں کے اشخاص پر ہونا اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ فرقہ "اہلحدیث" ہی اس کی نظر میں ناجی نہیں۔ لہذا اس کی تخصیص باطل ہوئی ✣

چہارم۔ لاتزال (ہمیشہ رہیگا) کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ ایک ہی فرقہ حق پر رہیگا کیونکہ خدا کی سلطنت میں وراثت کا دعویٰ باطل ہے۔ یہود نے ایک لمبے عرصے کی نبوّت اور بادشاہت کو اپنے احباؔ اور ابناء اللہ ہونیکے ثبوت میں پیش کیا جس کا جواب فَلِمَ یعذبکم بذنوبکم پایا نیز حضرت ابراہیمؑ کو بھی ومن ذریتی کے سوال میں لاینال عھدی الظالمین جواب ملا۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی فرقہ ضرور رہے گا اور ایسا ہی ہُوا جس طرح سلطنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کہ ایک جسمانی انعام ہے امت محمدیہ کے مختلف خاندانوں میں ہوتی آئی جو اس کی اہلیت رکھتے تھے۔ اسی طرح روحانی انعام بھی مختلف فرقوں میں تبدیل ہوتا چلا آیا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم ۱۳/۸ ٭

اصحاب الحدیث

رہا یہ امر کہ "اصحاب الحدیث" کون ہیں تو اسکے متعلق اتنا جان لینا کافی ہے کہ قرآن شریف کے پہلے سمجھنے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اسپر آپ خود عمل کرتے اور دوسروں کو کراتے۔ یہی سنّت ہے اور اسی کو تعامل کہتے ہیں۔ یہی سنّت اور تعامل جب الفاظ میں بند ہوا تو حدیث کہلائی۔ پس "اصحاب الحدیث" اور اہل سنّت خود آنحضرت صلعم اور صحابہؓ کی جماعت ہوئی نہ کہ موجودہ "اہلحدیث"۔

دوم۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اپنے اخلاص ایثار اور مراتب کے لحاظ سے مختلف ناموں سے تقسیم کی گئی ہے۔ جیسے اصحاب صفہ۔ اصحاب رضوان۔ عشرہ مبشرہ۔ انصار۔ مہاجر اسی طرح "اصحاب الحدیث" بھی خاص وہ لوگ ہیں جن کو حضرت صلعم کی احادیث سننے سنانے اور جمع کرنے کا موقعہ ملا ٭

صحابہؓ کی خاص صفات

کاش مولوی صاحب اس تقدیم اور تاخیر کی الجھن میں نہ پڑتے اور "ما انا علیہ و اصحابی" صحابہ کرامؓ کے اعمال اور افعال پر غور کرتے کہ ان میں وہ کونسی خوبیاں تھیں جن سے کہ وہ متمیز تھے اور اس طریق پر فرقہ "اہلحدیث" کو جنّتی فرقہ ثابت کرتے۔ اب جبکہ ہم صحابہ کرامؓ کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں خاص یہ اوصاف تھیں ٭

اوّل۔ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر صحابہ کرامؓ خیر اُمت تھے کیونکہ وہ اشاعت دین اصلاح لخلق اللہ اور فواحشات کا قلع قمع کرنیکے لئے والہانہ اُٹھے اور صحراؤں بیابانوں کو چیرتے ہوئے دُور دراز اکناف عالم میں نکل گئے اور اس مقصد میں انکے عزیز اہل و عیال محبوب یار و غمگسار پیارا وطن اور آسائش نفس غرضیکہ کوئی روک نہ بن سکی۔ صحابہؓ کو اپنے اس فعل پر خود بھی بجا ناز تھا۔ چنانچہ ابن سیرین سے روایت ہے میں نے ابو جمعہ کو جو ایک صحابی تھے کہا کہ ہمیں نبی کریمؐ کی کوئی حدیث سناؤ انہوں نے فرمایا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دن ہم نے ابو عبیدہ بن جراح کی معیت میں نبی کریمؐ کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ عرض کیا اے رسول خدا کیا ہم سے جو اسلام لائے اور پھر جہاد بھی کیا کوئی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ایک جماعت ہے جو مجھ پر ایمان لاتی ہے حالانکہ اس نے مجھے نہیں دیکھا (مشکوٰۃ)۔

دوسری صفت۔ جو اصل میں ان کی کامیابی کا راز تھی وہ ان کا منظم ہونا۔ اور آپسمیں متحد ہونا تھا جیسے کہ اُمّت کے لفظ اور کنتم اعداء ا فالّف بین قلوبکم سے ظاہر ہے۔

تیسری بات۔ جس نے صحابہؓ کے افعال اور اعمال کو چار چاند لگا دیئے۔ وہ ان کا ایک امام خیرالانام کے تابع ہونا تھا۔ جس نے انہیں بام رفعت پر پہنچا دیا۔

موجود "اہلحدیث" کی حالت

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ امور ہمارے اس زمانہ کے فرقہ "اہلحدیث" میں پائے جاتے ہیں؟ اس کے لئے میں بجائے خود کچھ کہنے کے انکے "سردار" کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصّہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے" اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء

(۲) "جب ہم اپنی جماعت "اہلحدیث" پر غائر نظر ڈالتے ہیں تو بعض ایسی باتیں پاتے ہیں جن کا معدوم ہونا ضروری ہے اور بعض ایسی باتیں جو لابدی ہیں وہ بالکل مفقود نظر آ رہی ہیں جن کی وجہ سے ہماری جماعت مہذّب و متمدّن کہلائے جانے کے قابل نہ رہی .... وہ چیزیں جو "اہلحدیث" کے اندر پائی جاتی ہیں جن سے اخوت میں فرق آتا ہے وہ نفاق حسد کینہ بغض اسراف اور اختلافات ہیں جن کے ہونے سے ہماری جماعت کی خستہ حالت ہو رہی ہے اور وہ چیزیں جو ہم سے مفقود ہو رہی ہیں .... یہ ہیں علم اتحاد اتفاق اخلاق وغیرہم۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے نہ ہونے سے ہماری ابتر حالت ہو رہی ہے۔ اخلاق جو ساری چیزوں کا جزو اعظم ہے وہ ہم سے بالکل مفقود ہو چکا ہے۔" اہلحدیث" ۲ جنوری ۱۹۳۱ء

ایک بات جو صحابہؓ میں تھی اور جس میں ان کی ترقی کا راز مضمر تھا وہ ایک امام کی اتباع تھی۔ مگر "اہلحدیث" ہنوز امام کی تلاش میں ہی نہیں بلکہ کسی کو امام یا امیر ماننے کے لئے بھی تیار نہیں چنانچہ خود "فاضل امرتسری" ہی فرماتے ہیں:۔

"میں تجربہ کر چکا ہوں کہ کُل جماعت "اہلحدیث" حالت موجودہ میں کسی ایک شخص کو امیر تسلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکتی۔" (اہلحدیث ۲۷/۳۱ فروری)

رہا تبلیغ اور اشاعت اسلام کا معاملہ جس کی وجہ سے صحابہؓ خیر اُمّت تھے فرقہ "اہلحدیث" کس حد تک اس کام کے لئے مفید ہے سو اسکے متعلق بھی انہی کے "بڑے واعظ" اور "مبلغ" کی سُن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جس طریق سے یہ حضرات (علماء اہلحدیث) مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔" اہلحدیث ۱۹/۱۲ اپریل

"اہلحدیث" کی حالت انہی کی زبانی میں نے ہدیۂ قرطاس کر دی ہے۔ اب ناظرین خود غور فرما سکتے ہیں کہ ہر دو مدعیوں میں سے کون حق پر ہے۔ فرقہ ایک ہی ہے۔ اور اسی کے دو رکن ہیں۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب تو اسے ناجی فرقہ قرار دے رہے ہیں۔ مگر ان کا "سردار" جو بحیثیت ذمہ داری ان کے حال سے خوب واقف ہے اسی کو حاسد کینہ توز بدتہذیب منافق بداخلاق کہہ رہا ہے۔ جب انکے اپنے ہی گھر میں اتفاق نہیں تو وہ دنیا کے سامنے کس مُنہ سے اپنے ناجی ہونیکے مدعی ہیں؟

نیز قابل غور یہ امر بھی ہے کہ آیا یہ صفات فرقۂ ناجیہ اور صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کے دعویدار جماعت کی ہو سکتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی تو یہ صفت تھی ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا کہ وہ کینہ بغض وغیرہ بدعادات سے پاک اور بھائی بھائی تھے۔ مگر اس زمانہ کے "اہلحدیث" ہیں کہ خود ان کا "سردار" ان کی حالت پر نوحہ خواں ہے۔

دوسرے فرقوں کی حالت

اب رہا یہ امر کہ "اہلحدیث" کے سوا شائد کوئی اور فرقہ ہو جس میں کہ صحابہؓ کی صفات ہوں تو اس کا جواب بھی خود انہی کے لیڈروں کی زبانی ہی پیش کرنا زیادہ مفید ہو گا۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب اُمّت اسلامیہ اور علماء اُمّت کی حالت اس طرح بیان کرتے ہیں:-

"اب اسلام کا صرف نام قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں علماء اس اُمّت کے بدتر اُنکے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں اُن سے فتنے نکلتے ہیں۔ انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۲- ریاض خیر آبادی ایک مشہور شاعر ہیں ان کا اسی بارہ میں ایک شعر درج ذیل ہے:-

مستند عالم دیں بن گئے جاہل مُلّاں ✣ علماء میں بھی کوئی صاحب ایمان نہ رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳- مولوی ثناء اللہ صاحب بھی "مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور" کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"متلاشیانِ حق کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی تحقیق کریں مگر اسلام کی کتابوں قرآن اور پیغمبر اسلام کی زندگی کے حالات اور ہدایات سے مسلمانوں کے اعمال و افعال کی پروا نہ کریں۔ کیونکہ اسلام اپنے غلط کار پیروؤں کے حق میں کہتا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ✦ کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

(اہلحدیث ۳۱/۳ جنوری)

الغرض ان مسلمانوں کی حالت خود ان کی زبانی ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی پوری پوری مصداق ہو چکی ہے۔ اور وہ زبان حال سے پکار پکار کر ایک ایسے راہنما کے طالب ہیں۔ جو انہیں اس ذلت اور ادبار سے نجات دلوائے۔ ؎

نظر آجائیں جلوے قرنِ اولیٰ کے نگاہوں کو ✦ ابوبکرؓ و عمرؓ اور حیدرؓ و عثمانؓ پیدا کر

(زمیندار)

جماعت احمدیہ صحابہؓ کے نقش قدم پر

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور خراب درخت کبھی اچھے پھل نہیں لاتا۔ اس لئے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جماعت احمدیہ کے اعمال کا صحابہؓ کے اعمال سے موازنہ کر کے دکھلاتا ہوں تاکہ اہل بصیرت اور طالب ہدایت خود ہی غور کر لیں۔ سب سے پہلی دو صفات جن کی وجہ سے صحابہؓ خیر امت کہلائے وہ تأمرون بالمعروف اور ان کی تنظیم ہیں۔ یہ صفات روئے زمین پر صرف احمدیہ جماعت میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے ہمارے مخالفوں کی شہادت ہی پیش کر دینا کافی ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء:-

۱- اخبار تنظیم لکھتا ہے :- "جو کام پراگندہ حال مسلمانوں کے کروڑوں افراد نہ کر سکے۔ اس پر یہ منظم جماعت بسہولت قادر ہے...... اس وقت ہندوستان میں صرف مسیحی نظام تبلیغ کو احمدیہ نظام تبلیغ کے مقابل کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ولولہ جوش اور ایثار و فدائیت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت احمدیہ جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ قادیانی جماعت کا نظام ایک مضبوط سے مضبوط گورنمنٹ کا مقابلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر سکتا ہے" ۲۸/۲۹ دسمبر

۲- احمدیت کا بد ترین دشمن زمیندار لکھتا ہے :-

"ہم گو احمدی نہیں لیکن احمدیوں کے اعلیٰ کام کی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتے جس اعلیٰ ایثار کا ثبوت جماعت احمدیہ نے دیا ہے اس کا وجود سوائے متقدمین (صحابہ کرامؓ ناقل) کے مشکل سے ملتا ہے" (۲۴/۲۳ جون) پھر لکھتا ہے :-

"جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں- وہاں اس الوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی ہے" (۲۴/۲۳ جون)

۳- مشہور شیعہ اخبار در نجف یوں رقمطراز ہے :-

"جماعت مذکورہ (احمدیہ) کی خالص اسلامی خدمت کا اعتراف نہ کرنا پرلے درجے کی بے حیائی ہے" (۲۸/۲۷ اکتوبر)

صحابہ کرامؓ کا ایک وصف لا یخافون لومۃ لائم ہے یعنی راہ حق میں راستگوئی کلمہ حق کہنے میں وہ کسی سے مرعوب نہیں ہوتے- چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے لا یضرھم من خذلھم اور اس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ یوں فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک گروہ ہے جن کو وہ شخص جو ان کا ساتھ چھوڑ دے- کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور وہ زمین میں خدا کی حجت ہیں" (ترجمہ از حجۃ اللہ)

اس صفت سے بھی جماعت احمدیہ ہی متصف ہے اس کے ثبوت کے لئے دیکھیں اخبار مشرق جو یوں لکھتا ہے :-

"اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں وہ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا آریوں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں (صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ ناقل) کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خالص اسلامی کام سر انجام دے رہی ہے" ۲۳/۲۲ ستمبر

تیسرا امر- جسے اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کو بطور احسان یاد دلایا ہے- وہ ان کا ایک امام ایک ہادی کے جھنڈے تلے ہونا ہے واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم نیز فرمایا کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اور قریب تھے کہ گر کر ہلاک ہو جاتے مگر اس رسول کے ذریعے ہم نے تمہیں بچا لیا- سو الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کے سر پر بھی ایک محمدی جرنیل کا تاج ہے جو نبی بھی ہے مگر ان معنوں میں کہ محمدؐ کی سرکار کی خدمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے ۔

جماعت احمدیہ کی پیشگوئی قرآن میں

وہ آیات جن میں ایک "اولوالعزم" "ایثار کرنیوالی" "خالص اسلامی خدمات" بجالانیوالی اور دوسروں سے "مرعوب نہ ہونیوالی" جماعت کی پیشگوئی کی ہے۔ مخلصاً ان کا ترجمہ درج ذیل ہے غور سے ملاحظہ فرمایا جاوے"

یا ایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکفرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم - انما ولیکم الله ورسوله والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون -

ترجمہ - مومنو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دیگا جو اسکے محبوب ہونگے اور جنہیں وہ (خدا) بھی محبوب ترین ہوگا - مومنوں کے ساتھ انکا سلوک محبت اور شفقت کا ہوگا مگر کفار کے مقابل ان کے حملے سخت ترین ہونگے وہ اللہ کے راستے میں جہاد (تبلیغ) کرینگے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ذرا نہ ڈرینگے یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے ...
وہ نماز کے سخت پابند ہونگے اور مالی جانی قربانیاں بھی کرینگے اور ہر حالت میں رکوع یعنی اطاعت ان کا شیوہ ہوگا جو اللہ اور رسول سے اور (ان) مومنوں سے دوستی کریگا وہ حزب اللہ میں داخل ہوگا اور حزب اللہ ضرور ضرور غالب ہوکر رہیگی - ۶/۱۲

آیات بالا سے صاف طور پر امور ذیل عیاں ہیں :-

۱- اُمّت اسلامیہ ایک وقت میں بحیثیت مجموعی ارتداد اختیار کریگی - ارتداد سے مراد اسجگہ اسلام سے اخراج نہیں کیونکہ ایک گروہ کے ہمیشہ حق پر رہ کر لڑنے کی پیشگوئی حدیث میں موجود ہے بلکہ ارتداد سے مراد عملاً انحراف عن الدین ہے۔ اور اُمّت اسلامیہ کے انحراف کی من حیث القوم تصدیق اوپر گذر چکی ہے ۔

۲- اس وقت اللہ تعالیٰ ایک جماعت متصف بصفات ذیل قائم کریگا ۔

۱- مسلمانوں کے لئے اسکے شفقت اور محبّت کے بازو پھیلے ہونگے ۔

۲- مگر کفار کو دندان شکن جواب دیکر انکی زہریلی کچلیاں توڑ دیگی اور اسکے مقابل کوئی باطل پرست کھڑا ہونیکی جرأت نہ کرسکے گا ۔

۳- جماعت اللہ کے راستہ میں جہاد یعنی تبلیغ اسلام میں والہانہ مصروف ہوگی اور کوئی مانع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے اس امر سے روک نہ سکیگا ۔

۴ - وہ نمازوں کی پابند اور دین کی خاطر مالی و جانی خدمات کرنے میں سب پر سبقت لیجاوے گی (بارہا چندوں کی اپیلیں کرنیوالے اسے بطور نمونہ پیش کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں)

۵ - وہ اپنے امام کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل میں تسلیم خم کیئے ہوگی ۔

۶ - وہ جماعت دنیا میں حزب اللہ ہوگی۔ اس کے ساتھ خدا کا فضل شامل حال ہوگا۔ اور وہ ضرور ضرور غالب ہوگی ۔

طالبانِ ہدایت! شہادات بالا کو پڑھیں اور پھر ان آیات پر غور کریں اور خود ہی سوچیں کہ احمدیہ جماعت کے سوا رُوئے زمین پر وہ کونسی ایسی جماعت ہے جو اپنے بلوغت کے زمانہ سے پہلے پہلے مخالفت کی سخت آندھیوں اور طوفانوں سے گذر کر اکناف عالم میں پہنچ گئی ہے ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

محمد عبداللہ (مولوی فاضل) ڈیرہ بابا نانک

مُسلمانانِ عالم کی آبادی ۷۰ کروڑ ہے

سنہ ۱۹۳۰ء کی تازہ مردم شماری کے مطابق معاصر منیرالیسٹ نے مسلمانانِ عالم کی تعداد حسب ذیل شائع کی ہے۔ اس سے قبل مسلمانانِ عالم کی تعداد چالیس کروڑ بتائی جاتی رہی ہے لیکن اب معاصر موصوف کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ افریقہ میں کئی کروڑ مسلمان آباد ہیں۔

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روس میں تقریباً ۲ کروڑ مسلم آبادی ہے)

شمالی افریقہ	۲۹۴۶۸۰۰۰۰	مشرق قریبہ و ایشیائے کوچک	۳۱۷۲۰۰۰۰
وسطی اور جنوبی افریقہ	۹۲۸۰۰۰۰	ہندوستان	۸۹۱۱۸۵۰۴
مغربی افریقہ	۲۰۱۱۱۰۰۰	ملایا	۲۰۳۴۰۹۲
مشرقی افریقہ	۹۲۵۷۰۰۰	چین	۲۹۸۰۰۰۰۰
مشرقی یورپ	۷۱۰۱۲۰۰۰	انڈو چائنا جاوا و نسو	۹۵۹۸۵۰۰۰
سوئیٹ روس	۱۲۳۲۵۰۰۰	دیگر ممالک	۶۶۸۰۳

میزان ۶۹۶۰۷۰۶۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے

کسی شخص کو صرف اور صرف تبدیلی عقائد کی وجہ سے قتل کرنا گو واضح طور پر عقل وانصاف کی رُو سے نہایت ہی قبیح اور مکروہ فعل ہے۔ مگر اس کو اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کی طرف منسوب کرنا۔ اس سے بھی زیادہ قابل نفرت حرکت اور اندھاپن ہے۔ چونکہ فی زمانا بہت سے اس قسم کے مسلمان نُما اسلام کے دشمن نمودار ہوئے ہیں۔ جو اسلام کی طرف اس مکروہ اور بھیانک تعلیم کو منسوب کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ لہٰذا ضروری سمجھا گیا۔ کہ قرآن شریف۔ احادیث۔ فقہ اور واقعات صحیحہ گذشتہ کے معیار پر اس بے بنیاد اور من گھڑت مسئلہ کو پیش کیا جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ اسکے قائلین کی تائید کہاں تک ہوتی ہے +

قرآن مجید (۱-۴)

(۱) لکم دینکم ولي دين۔ (۲) لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حُجَّةَ بيننا وبينكم (۳) لِكُلِّ اُمَّةٍ جعلنا مَنْسَكاً هم ناسكوهُ فلا يُنازِعُنّكَ في الامرِ وادعُ الیٰ ربّكَ انك لعلٰی هُدًى مستقيم۔ وإنْ جادلوكَ فقُلِ اللهُ اعلم بما تعملون۔ اللهُ يحكمُ بَيْنَكمْ يومَ القيامةِ فيما كنتم فيه تختلفون (۴) لست عليهم بمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَن تولّٰی وَكَفَرَ۔ فيُعَذِّبُه اللهُ العذاب الاكبر۔ ان چاروں آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے۔ کہ کسی مُسلم کو مُسلم باقی رکھنے کے لئے یا کسی غیر مُسلم کو مُسلم بنانے کیلئے مسلمانوں کو ہرگز ہرگز جبر و اکراہ یا سزا دینے کا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ ہاں وہ ان کو نرمی کے لہجہ میں سمجھا سکتے ہیں۔

(۵)

لا اكراهَ في الدّين قد تبين الرُّشدُ مِنَ الغيّ۔ یہ آیت بعد نزولِ احکامِ جنگ سنہ ۳ھ میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ جبکہ اسلامی سلطنت قائم ہو چکی تھی۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے۔ کہ اسلام سے قبل اکثر انصار کی عورتیں مَنّتیں مانا کرتی تھیں۔ کہ خدائے اسرائیل میرے بچّے کو زندہ رکھے۔ تو میں اسے یہودی بنا دونگی۔ اسی طرح پر بہت سے بچّے یہود ہو چکے تھے۔ جب بنی نضیر جلاوطن ہونے لگے تو اُن بچّوں کو ساتھ لے جانے لگے۔ مسلمانوں نے جبر یہ روکنا چاہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ آیت نازل ہوئی۔ حاشیہ جلالین مطبوعہ مصر جلد ۱ صث درّ منثور جلد ۱ صث ۳۲۹ پر تین مختلف روایات سے بیان ہے +

وسق رُومی کہتا ہے۔ کہ مَیں حضرت عمرؓ کے پاس غلام تھا۔ آپؓ نے مجھے مسلمان ہونے کیلئے کہا۔ میں نے انکار کیا۔ آپؓ نے فرمایا لا اکراہ فی الدّین۔ دُرِّ منثور جلد ۱ صث ۳۲

اَخرَجَ النحاسُ عن اسلم سمعتُ عمرَ بن الخطاب یقولُ لعجوزٍ نصرانیۃٍ اَسْلِمی تَسْلَمِی۔ فَاَبَتْ فقال عمر اللّٰھم اشھد ثم تلا لا اِکراہَ فی الدین +

لَا یُکرہَ علی الاسلام مَن خرج اِلیٰ غیرہ۔ بحر محیط جلد ۲ صث ۲۸۱

قَالَ فی الکشاف فی تفسیر ھٰذہ الاٰیۃ اَی لَم یُجرِ اللّٰہ اَمرَ الایمانِ علَی الاِجبارِ والقَسْرِ ولکن علَی التمکنِ والاختیارِ ونحوہٗ قولہٗ تعالیٰ ولو شاء ربُّک لَاٰمَنَ مَن فی الارضِ کُلُّھم جمیعا۔ اَفَاَنتَ تُکرِہُ النّاسَ حتّیٰ یکونوا مؤمنین۔ (فتح البیان۔ جلد ۱۔ صث ۳۲۱)

اب احباب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس آیت کے الفاظ سے کونسے معنے ظاہر ہوتے ہیں۔ شان نزول اس کا کن معنوں کی تعیین کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے کیا معنے سمجھتے تھے۔ صاحب کشاف و بحر محیط نے اس سے کیا مراد لی ہے۔ اور حامیان قتل مرتد حقیقت سے کتنے دُور ہیں۔ میں صرف یہاں پر اتنا کہکر آگے چلتا ہوں۔ کہ اس ساری کی ساری آیت کو بغور و خوض پڑھو۔ کہیں پر بھی اشارۃً یا کنایۃً ثابت نہ ہوگا۔ کہ محض تبدیلی عقیدہ کی بنا پر کوئی دنیاوی سزا دی جاتی تھی +

(۶)

کیف یھدی اللّٰہ قوماً کفرُوا بعد اِیمانِھم وشھِدُوا اَنَّ الرسولَ حقٌّ وَجاءھم البیّناتُ واللّٰہ لایھدی القومَ الظالمین۔ اولٰئک جزاء ھم اَنَّ علیھم لعنۃَ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ خالدین فیھا لا یُخفَّفُ عنھم العذاب ولاھم یُنظَرُون۔ الا الذین تابوا مِن بعد ذٰلک واصلحوا فاِنَّ اللّٰہ غفورٌ رحیم۔ ان الذین کفروا بعد ایمانِھم ثم ازدادوا کفراً لن تُقبلَ توبتھم واُولٰئک ھم الضالون۔ ان الذین کفرُوا وماتُوا وھُم کفارٌ فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھباً ولوافتدیٰ بہ۔ اولٰئک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لهم عذاب الیم وما لهم من ناصرین ۔

ان آیات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں۔ (۱) مرتدین کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ان سے کسی قسم کا جبر یا تعارض نہیں کیا جاتا۔ (۲) تائب کو خدا معاف کرتا ہے۔ اور جو توبہ نہ کرے۔ خدا اُس کو خود سزا دیگا۔ نہ یہ کہ دنیا میں ہی تلوار سے اُس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ (۳) خدا مرتدین کو ڈھیل دیتا ہے۔

شان نزول :۔ نزلت فی اثنا عشر رجلاً رجعوا عن الاسلام ولحقوا بقریش ثم کتبوا الیٰ اهلهم هل لنا من توبة فنزلت الا الذین تابوا من بعد ذٰلک (ابن جریر جلد ۳ صـ ۲۴۳)

عن عکرمة عن ابن عباس ان قوماً اسلموا ثم ارتدوا فارسلوا الیٰ قومهم یسئلون لهم فذکروا ذٰلک لرسول اللّٰہ صلعم فنزلت۔ هکذا رواه اسناده جید۔ (ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ صـ ۲۴۹)

معنی ثم ازدادوا کفراً تموا علیٰ کفرهم وبلغوا الموت به فیدخل فیه الیهود والمرتدون۔ قال مجاهد وقال نحوه السدی وقیل نزلت فیمن مات علی الکفر من اصحاب الحارث بن سوید (بحر محیط جلد ۲ صـ ۵۱۹)

وقد رأینا کثیراً من المرتدین اسلموا وهداهم اللّٰہ وکثیراً من الظالمین تابوا۔ (روح البیان جلد ۱ صـ ۲۴۴ اسی آیت کی تفسیر میں)

حیرت کا مقام ہے۔ کہ جب مرتد کی سزا قتل تھی۔ تو یہ قریش کے آدمی مسلمانوں سے کس طرح بچ کر نکل گئے۔ پھر اس سے عجیب تر یہ بات ہے۔ کہ صاحب بحر محیط اتنا بڑا علامہ اور مفسر ہو کر یہ بھی نہ جانتا تھا۔ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ ورنہ وہ کیوں لکھتا۔ کہ ثم ازدادوا کفراً سے مراد وہ مرتد ہیں۔ جو موت کے وقت تک بھی پھر مسلمان نہ ہوئے ۔

یہاں یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ آیت کسی خاص فرقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ اُوتیتُ جوامع الکلم۔ کہ قرآن کے تھوڑے الفاظ میں معانی کثیرہ ادا کیے گئے ہیں۔ پھر تمام مفسرین کا مشہور مسلّم اصول ہے۔ الاعتبارُ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب (قنوی علی البیضاوی صـ ۱۳۱) کہ قرآن کی آیت گو کسی خاص امر کے متعلق ہو۔ مگر الفاظ عام ہوں۔ تو اُس سے معنے بھی عام ہی لیے جائینگے۔ خود آیت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی عمومیت پر دال ہے۔ کیونکہ اس میں تائبین عن الارتداد۔ مُصِرّین علی الارتداد اور کفار غیر مرتدین تین گروہ شامل ہیں۔ نہ صرف کوئی سا ایک۔ پھر اسکے ماقبل مابعد کی آیات یعنی و من یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ اور لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون سب کے نزدیک سب لوگوں پر حاوی ہیں ؛

(۷)

ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرًا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلاً ط اس آیت اور اس سے پہلی آیت دونوں سے یہ ظاہر ہے۔ کہ کئی لوگ اسلام سے مرتد ہوئے۔ اور صرف ایک ہی دفعہ نہیں۔ بلکہ کئی کئی دفعہ۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ تو ایک دفعہ بھی کوئی شخص یہ حرکت کرنیکی جرأت نہ کرسکتا۔ چہ جائیکہ وہ بار بار مرتد ہو جاتے۔ اور ان کو پھر بھی زندہ چھوڑا جاتا تھا۔ اُس زمانہ میں باوجود اس کثرت سے فتنہء ارتداد پھیلنے کے کہ جس کا ذکر کرنا خود خدا تعالیٰ نے بھی اہم سمجھا۔ کسی معتبر کتاب میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ملتا۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ کسی مرتد کو محض اور محض ارتداد کے لئے قتل کیا گیا ؛

عن الحسن انّھم طائفۃ من اھل الکتاب ارادوا تشکیک اصحاب رسول اللہ فکانوا یظھرون الاسلام بحضرتھم ثم یقولون قد عرضت لنا شبھۃ اُخریٰ فیکفرون ویستمرّون علی الکفر الی الموت وذٰلک معنیٰ قولہ تعالیٰ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب۔ (روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

اس حوالہ نے اس امر کی مزید تائید کی۔ کہ اس قسم کے واقعات اُس زمانے میں ضرور ہوتے رہے۔ مگر پھر بھی ان کو قتل نہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ اپنی طبعی موت سے مر گئے۔ اس کا راوی یعنی حسن معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ

قال ایّوبُ ما رأت عینای اَفقَہَ من الحسن وقال عطاء ابن ابی رباح کان اماماً ضخماً یقتدی بہ۔ (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

امام باقر فرماتے ہیں۔ ذاک یُشبِہ کلامُہ کلامَ الانبیاء۔ وقال محمدٌ فان الحسن کان جامعًا عالمًا رفیعًا فقیھًا ثقۃً مأمونًا عابدًا ناسکًا کثیر العلم فصیحًا جمیلاً وسیمًا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸)

وقالت طائفۃ من اہل الکتاب اٰمنوا بالذی اُنزل علی الذین اٰمنوا وجہ النہار واکفروا اٰخرہٗ لعلّھم یرجعون۔ ہم ابھی حسن کی روایت سے یہ ثابت کر آئے ہیں۔ کہ یہ واقعات فقط تجاویز نہ تھے۔ بلکہ یہ واقعات وقوع میں آئے ہیں۔ پس اگر مرتد کو سزائے قتل ملتی۔ تو یہود یہ خطرناک حرکت بار بار ہرگز نہ کرتے۔ کیا کوئی اپنے آپکو یا اپنے آدمیوں کو یونہی ہلاکت میں ڈالا کرتا ہے۔ جبکہ قرآن اُن کے متعلق یہ شہادت دیتا ہے۔ ولتجدنّھم اَحرص الناس علیٰ حیٰوۃ۔ پس ضرور اس قسم کے واقعات ہوئے۔ ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ خواہ مخواہ ایک خام خیال کو قرآن مجید میں بیان کیا جاتا۔ صاحب بحر محیط نے بھی یہی لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ حصر کے ساتھ فرماتا ہے۔ لھم فی الدنیا خزیٌ ولھم فی الاٰخرۃ عذاب الیم۔ کہ وہ اپنی تدبیر میں ناکام رہینگے۔ اور سزا عقبیٰ میں ہی ملے گی۔ نہ دنیا میں *

(۹)

لایزالون یُقاتلونکم حتّٰی یَرُدّوکم عن دینکم اِن استطاعوا ومن یرتدد منکم عن دینہٖ فیَمُتْ وھو کافر۔ فاُولٰئک حبطتْ اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واُولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ اس آیت میں بھی دُنیوی سزا کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ فیمت کا لفظ صاف بتا رہا ہے۔ کہ مرتد کو طبعی موت کے وقت تک توبہ کا موقع ہے۔ اور یہی صاحب روح البیان کی رائے ہے:-

ھو تحذیرٌ مِن الارتداد وفیہ ترغیبٌ فی الرجوع الی الاسلام بعد الارتداد الیٰ حینِ الموت۔ (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)۔ لیکن اگر قتل کرو تو یہ موقع نہ ملیگا *

(۱۰)

ولاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اِن نعفُ عن طائفۃ منکم نعذِّب طائفۃً بانھم کانوا مجرمین۔ اس آیت میں ایک گروہ کو نوید معافی دی گئی ہے۔ اور دوسرے کو وعید عذاب۔ مگر کہیں سے ثابت نہیں۔ کہ آنحضرت صلعم یا خلفاء نے ان میں سے کسی کو قتل کیا تھا۔ خود آیت میں کسی دُنیوی سزا کا ذکر نہیں۔ اس سے بڑھکر یہ کہ لفظ نعذب کا اِسناد خدا کی طرف کر کے بتا بھی دیا۔ کہ سزائے ارتداد خدا کا کام ہے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہٗ الخ- یہاں اللہ مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جائے۔ تو اُس کو اسلام پر مجبور یا قتل نہ کرو۔ بلکہ اُس کو جانے دو۔ خدا تمھیں اُس کے بدلے میں ایک جماعت دیگا +

اس آیت میں ایک پیشگوئی تھی۔ کہ مرتدین کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اور یہ خلافت اُولیٰ میں پوری ہوئی۔ اور یہ جنگ ارتداد کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک باغیانہ فعل یعنی منع زکوٰۃ کی وجہ ہوئی:-

اصحاب الردۃ کانوا صنفین۔ صنف ارتدوا عن الدین وکانوا طائفتین احدھما اصحاب مُسیلمۃ والاسود الذین اٰمنوا بنبوتھما۔ والاخرٰی طائفۃ ارتدوا عن الاسلام وعادوا الیٰ ما کانوا علیہ فی الجاھلیۃ.... ....والصنف الثانی لم یرتدوا عن الایمان ولکن انکروا فرض الزکوۃ.... ھم اھل بغیٍ فنسبوا الیٰ اھل الردۃ حیث کانوا فی زمانھم۔ (مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

وانما قاتل الصدیقؓ مانعی الزکوٰۃ لانھم امتنعوا بالسیف ونصبوا الحرب للامّۃ۔ (عینی جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۶)

ان دونو حوالوں سے یہ صاف ثابت ہُوا۔ کہ وہ لوگ جو صرف مرتد ہوئے تھے۔ اُن سے کسی قسم کا تعارض نہیں کیا گیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ اُن کے ارتداد کی وجہ سے نہیں لڑے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ دعویٰ اسلام کرتے ہوئے زکوٰۃ کو روکتے تھے۔ صرف روکتے ہی نہیں تھے۔ بلکہ اسپر لڑائی اور جنگ کرتے تھے +

(۱۲)

وَدَّ کثیرٌ من اھل الکتاب لو یردّونکم من بعد ایمانکم کفّاراً حسداً من عند انفسھم۔ اس میں بھی مسلمانوں کو یہ نہیں کہا گیا۔ کہ اگر تم یہود کے بہکانے سے مرتد ہو گئے تو قتل کی سزا دی جائیگی۔ بلکہ یہاں کسی سزا کا ذکر ہی نہیں۔ علاوہ ازیں یہود کا خواہش کرنا کہ کسی طرح مسلمان مرتد ہو جائیں۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ مرتدوں کی کوئی سزا نہ تھی۔ پھر اگر قتل ہی اُن کی سزا ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ کو یوں فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ یہود تمھارے دشمن ہیں۔ وہ تمھیں مرتد کر کے قتل کروانا چاہتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۳)

ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل - اگر مرتد کی کوئی دنیوی سزا ہوتی - تو یہاں ضرور ذکر کیا جاتا - مگر یہاں پر بھی صرف یہی بتایا - کہ سیدھے رستے سے بھٹک جانے کی یعنی ارتداد کی سزا آخرت میں ہے - یہ کیوں ؟ اسی لئے کہ معمولی فطرت کا انسان بھی اس سے کراہت کرتا ہے - کہ راستے سے بھٹکے ہوئے کو سزائے قتل دی جائے - چہ جائیکہ اسلام جیسا پاکیزہ ومطہر مذہب یہ تعلیم دے ◆

(۱۴)

وَمَن ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضرّ اللہ شیئاً - یہاں باوجود موقعہ ہونے کے بھی کسی سزا کا ذکر نہ کرنا اور فرمانا کہ ایسا شخص اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا - صاف ظاہر کرتا ہے - کہ مرتد کی سزا قتل نہیں - کیونکہ اگر ایک شخص مرتد ہوتے ہی قتل کیا جاتا - تو پھر بگاڑنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ◆

(۱۵)

وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممّن ینقلبُ علیٰ عقبیہ - یہ ایک تاریخی واقعہ ہے - جس کو اللہ تعالیٰ نے مومن ومنافق کے پرکھنے کے "لئے معیار مقرر کیا - اس سے ثابت ہے - کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے - کہ جو سچے مومن نہیں وہ اسلام سے نکل جائیں - نہ یہ کہ بوجہ خوف قتل مومنین میں ہی ملے جلے رہیں - اور تحویل قبلہ کے وقت بہت لوگ مرتد بھی ہو گئے - چنانچہ لکھا ہے - حتیٰ ارتدّ فیما ذُکر رجالٌ ممّن کان قد اَسْلَمَ (ابن جریر جلد ۲ صفحہ) قال ابن جُریج بلغنی انّ ناساً ممّن اَسْلَمَ رجعوا - صفحہ - مگر اس امر کا کوئی ثبوت نہیں - کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی سزائے قتل دی گئی

(۱۶)

مَن کفر باللہ مِن بعد ایمانہ الا مَن اُکرِہ وقلبہ مطمئنٌ بالایمان - ولکن من شرح بالکفر صدرًا - فعلیہم غضبٌ مِن اللہ ولہم عذابٌ عظیم - ذٰلک بانّھم استحبّوا الحیٰوۃ الدنیا - اس آیت سے صرف یہی ظاہر نہیں - کہ اس میں صرف اُخروی سزا پر انحصار کیا گیا - بلکہ یہ بھی کہ ارتداد کی سزا قتل نہیں - کیونکہ (۱) سزائے قتل میں اکراہ ہے - اور اس آیت میں صراحۃً اور دیگر آیات میں کنایۃً اکراہ کو ناجائز قرار دیا ہے - (۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ عقائد کا تعلق دل سے ہے۔ پس اگر ایک شخص خوف قتل سے ظاہرًا اقرار ایمان کرے۔ اور دل سے کافر ہو۔ تو اس سے اُسکو یا مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں۔ (۳) مرتدین پر غضب کی وجہ یہ بتائی۔ کہ استحبوا الدنیا علی الاٰخرۃ۔ اگر انکو معاً بعد ارتداد قتل کیا جاتا۔ تو استحبوا الدنیا علی الاٰخرۃ والی شرط پوری نہ ہو سکتی ؛

(۱۷)

قال الملأ الذین استکبروا من قومہ لنخرجنّك یاشعیبُ والذین اٰمنوا معك من قریتنا او لتعودُنّ فی مِلّتنا۔ قال اَوَ لو کُنّا کارھین۔ یہاں پر حضرت شعیبؑ ایک عقلی دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ مذہب کا تعلق تو دل سے ہے۔ اگر ہم دل میں تمہارے مذہب کو ناپسند کرتے ہوں۔ تو اس امر پر ہمیں مجبور کرنا کہ ہمارے دین کی طرف لوٹ آؤ۔ ایک غیر معقول فعل ہے۔ پس مسلمانوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ کسی مرتد کو کہیں۔ کہ لنقتلنّك یافلانُ۔ بلکہ قتل کرنا تو کجا۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ لنخرجنّك یافلان ؛

(۱۸)

ولوشاء ربّك لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعًا۔ اُفانت تکرہ الناس حتّٰی یکونوا مؤمنین۔ اس آیت میں وضاحت کی۔ کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہو سکتا۔ اگر جبر کا اصول درست ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی؟ کہ وہ یہ کام لوگوں کے سپرد کرتا۔ وہ اگر چاہتا تو روئے زمین کے تمام لوگوں کو مسلمان بنا دیتا۔ پھر فرمایا۔ کہ کس طرح کوئی کسی کو جبرًا مسلمان بنا سکتا ہے۔ ایمان کی توفیق دینا تو خدا کے اختیار میں ہے ؛

پس قرآن مجید نہ صرف جبر و قتل مرتد کے صریح خلاف ہے۔ بلکہ تبدیلی عقائد پر جبر یا قتل کرنا قرآن شریف سے کُفّار کا فعل معلوم ہوتا ہے۔ اسکو اوّل سے آخر تک پڑھو۔ کہیں بھی ذکر نہیں۔ کہ انبیاء یا اُن کے متبعین نے جبر سے کام لیا۔ ہاں کفار کے متعلق یہ ذکر جگہ جگہ ہے۔ حضرت نوحؑ کو کہا۔ لئن لم تنتہ یا نوح لتکوننّ من المرجومین۔ حضرت ابراہیمؑ کو کہا گیا۔ لئن لم تنتہ لارجمنّك۔ حضرت موسیٰؑ کے متعلق دیکھو۔ ذرونی اقتلُ موسیٰ۔ اقتلُوا ابناء الذین اٰمنوا۔ لاقطعنّ ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاُصلّبنّکم اجمعین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے منافقین کو بھی مرتد کہا۔ جیسے فرمایا انّ الذین ارتدوا علیٰ ادبارھم الآیۃ۔ پھر فرمایا۔ بشّر المنافقین بانّ لھم عذابا الیما۔ ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی جھنم جمیعًا۔ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا علم دیا گیا تھا۔ اور آپؐ کو معلوم تھا کہ خدا ان کو مرتد کہتا ہے۔ پھر بھی آپؐ نے کسی کو قتل نہ کروایا۔ اور خود ان دونوں آیتوں میں بھی کسی دنیوی سزا کا ذکر نہیں۔ پھر فرمایا۔ لن تخرجوا معی ابدًا ولن تقاتلوا معی عدوًّا۔ اگر سزائے قتل ہوتی۔ تو وہ لڑائی کی طرف کیسے نکل سکتے تھے۔ اور عبداللہ بن ابیّ ابن سلول جو منافقین مدینہ کا سرغنہ تھا۔ اس سزا سے کیسے بچ سکتا تھا۔ پھر میں قائلین قتل مرتد سے پوچھتا ہوں۔ کہ

۱۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور دین پر جبر روا ہے۔ تو اگر ہندو یا عیسائی بادشاہ اپنی مسلمان ہونے والی رعایا کے ساتھ یہی سلوک کریں۔ تو ان کے اس فعل پر آپ کی طبیعت نفرت و غضب سے نہ بھر جائیگی؟ ضرور۔ تو جب آپ ایک مرتد کو قتل کرینگے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس کے ہم مذہبوں کے دل بھی متنفّر نہ ہو جائیں ✦

۲۔ کیا وجہ ہے کہ جس فعل کو آپ دوسروں کے لئے ظلم عظیم بتاتے ہیں وہ آپ کے لئے عین صواب ہو۔

۳۔ کیا وجہ ہے۔ کہ یہ سزا صرف مرتد کے لئے ہے۔ کافر کے لئے کیوں نہیں۔ جبکہ درحصل یہ دونو کافر ہی ہیں؟

۴۔ اگر مذہبی عقائد کے لئے کسی کو دُکھ دینا کفار کے لئے ظلم ہے۔ تو مسلمانوں کے لئے ایسا کرنا کیوں ظلم نہیں؟ جبکہ ظلم ہمیشہ ظلم ہی ہے۔ خواہ اُس کا مرتکب زید ہو یا عمر ✦

۵ اگر ارتداد کی حد قتل ہے۔ تو سنو! لکھا ہے:۔ قام اجماع اھل السّنۃ علیٰ انّ من اُقیم علیہ الحدّ من اھل المعاصی کان ذٰلک کفّارۃ لاثم معصیۃ (فتح الباری) ، مرتد کو آخرت میں بھی سزا دینے کی کیا وجہ ہے؟

۶۔ اگر ایک مرتد ایسا ہو۔ کہ جونہی آپ اس پر تلوار کھینچیں۔ وہ کلمہ پڑھے۔ لیکن جونہی آپ تلوار کو میان میں رکھدیں۔ وہ فوراً بول اُٹھے۔ کہ میں مرتد ہو گیا۔ اسی طرح بار بار کرتا جائے۔ تو حدیث ھل شققت قلبہ کے موجود ہوتے ہوئے آپ اُس کو کیسے قتل کر سکتے ہیں۔ اس مثال سے ظاہر ہے۔ کہ یہ سزا دنیا میں جاری ہی نہیں ہو سکتی ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث بیشک واجب العمل ہیں۔ بشرطیکہ صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہوں۔ اور قرآن کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ جو کچھ مجھ سے روایت کرو۔ پہلے کتاب اللہ پر اُسے عرض کرو۔ اگر موافق ہوئی۔ تو وہ حدیث میری ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ احناف جو نسخ القرآن بالحدیث کے قائل ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی حدیث ناسخ کی یہ شرط ہے۔ کہ مستفیض ہو۔ آحاد نہ ہو۔ حدیث ناسخ کا وقت بیان معلوم ہو۔ امام شافعی رح حدیث متواتر کو بھی بمقابلہ آیت کالعدم سمجھتے ہیں۔ امام مالک رح خبر واحد کو بمعارضۂ کتاب رد کرتے ہیں۔ جس میں احادیث بخاری و مسلم بھی شامل ہیں اور قیاس کو اس پر مقدم کرتے ہیں۔ مگر قتل مرتد کے ثبوت میں جتنی احادیث ہیں۔ ایک بھی اصول پر کامل نہیں اترتی اور جو احادیث عدم قتل میں ہیں۔ وہ نسبتاً صحیح بلکہ اصح ہیں۔ عن جابر بن عبد اللہ ان اعرابیاً بایع رسول اللہ صلعم علی الاسلام فاصاب الاعرابیؓ وعکٌ بالمدینۃ فجاء الاعرابیؓ الی رسول اللہ صلعم فقال یا رسول اللہؐ اَقِلْنی بَیْعَتی ثم جاءہٗ فقال اقلنی بیعتی فابیٰ فخرج الاعرابیؓ فقال رسول اللہ صلعم انما المدینۃ کالکیر تَنفی خُبثَہا وتنصع طِیبَہا۔ (بخاری ہندی صنـ۱) اگر سزائے قتل ہوتی۔ تو باوجود آپ کے سامنے بار بار اقرارِ ارتداد کے کیوں آپؐ نے اُسے قتل نہ کروایا۔ اور نہ اُسکو سزائے قتل پر مترتب کیا

جب ہرقل قیصر روم نے ابو سفیان سے پوچھا۔ کہ لوگ اس نبی کے دین سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ یا نہیں۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ اگر سزائے قتل ہوتی۔ تو ابو سفیان ضرور ذکر کرتا۔ کیونکہ وہ اس تاڑ میں تھا۔ کہ کوئی قابل اعتراض بات مجھے ملجائے ؂

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جامعین فقہ کے زمانہ تک ارتداد اور بغاوت یا دشمنوں کے ساتھ سازش لازم و ملزوم تھے۔ صحابہؓ سے لیکر بنی اُمیہ تک کوئی شخص یا گروہ مرتد نہ ہوا۔ جس پر بغاوت یا سازش وغیرہ کا الزام عائد نہ ہوا ہو۔ حق تو یہ ہے۔ کہ اُسوقت ۹۹/۱۰۰ مرتد باغی ہوتا تھا۔ اس لئے ۱/۱۰۰ پر بھی وہی حکم بعض فقہاء لگاتے تھے۔ اور قتل کا فتویٰ دیتے تھے۔ یہ کیوں؟ کیا فقہاء محض سخت دل تھے۔ نہیں۔ پھر کیوں؟ کیا ان کو استتابت سے نفرت تھی۔ نعوذ باللہ۔ صرف اور صرف اس لئے کہ اُس زمانہ میں قریباً ہر مرتد باغی ہوتا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ قیامت تک مرتدین کا یہ نقشہ رہیگا۔ اسکے باوجود بھی جس کو خدا نے مرتد اور مرتد حربی میں فرق کرنے کی توفیق دی۔ اُس نے کافی استتابت کا موقعہ دیا۔ نقل ابنُ بطال عن امیر المؤمنین علیؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انه يستتاب شهرًا وعن النخعي يستتاب ابدًا۔

لم يقع في شيء من المصنفات المشهورة انه صلى الله عليه وسلم قتل مرتدًا ولا زنديقًا۔ (عینی جلد ۱۱ ص ۲۳۵)۔ عن ابن عباس لا تقتل النساء اذا هن ارتددن۔ (عینی جلد ۱۱ ص ۲۳۲) اس کی کیا وجہ ہے۔ سنو! مرتدہ عورت کے قتل نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا (۲) چونکہ عورتوں میں اپنی پیدائش کی وجہ سے جنگ کی قابلیت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کو قتل نہیں کیا جاتا۔ (ہدایہ۔ بحث مرتدہ) قتل مرتد میں یہ واجب ہے۔ کہ وہ اس کے شرِ حراب کے دور کرنے کے لئے ہو۔ نہ کہ اس کے کفر اختیار کرنے کی سزا ہو۔ کیونکہ کفر کی سزا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ پس قتل اسی شخص کے ساتھ خاص ہے۔ جس سے حراب سرزد ہو۔ اور وہ مرد ہی ہو سکتے ہیں اس لئے آنحضرت صلعم نے جنگ میں عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اور اس کو برا قرار دیا۔ کیونکہ عورتیں جنگ نہیں کیا کرتی تھیں" (فتح القدیر جلد ۲ ص ۳۸۹) والسلام

خاکسار یوسف شاہ (مولوی فاضل)

امریکہ میں پتھر برسنے کا حیرت انگیز واقعہ

پہلے یہ لوگ مانتے تھے کہ ستارے بھی ٹوٹتے ہیں۔ لیکن اب ہر بات ان کے تجربے میں آ چکی ہے۔

کوئنزلینڈ میں ایسے ستاروں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ کسی وقت وہاں اس قسم کے ستاروں کی بارش ہوئی تھی۔

دس سال پہلے ڈمارلینڈ میں ایک بڑا بھاری ستارہ گرا تھا۔ جو اب تک وہیں پڑا ہوا ہے۔ یہ ملک جنوب مغربی امریکہ میں واقع ہے۔ یہ ستارہ اس قدر بڑا ہے کہ اس پر ایک درجن اشخاص پہلو بہ پہلو چل سکتے ہیں۔ اس کا وزن ۵۰ سے ۷۰ ٹن کے برابر ہے۔ اس سے قبل بڑے بڑے ستاروں کا وزن ۳½ ٹن سمجھا جاتا تھا۔ یہ ستارہ ۱۸۵۴ء میں گرا تھا۔ ۱۸۹۵ء میں خسکارپور کے نزدیک ایک بڑا بھاری گرا ہوا ستارہ دیکھنے میں آیا تھا۔ جس کا وزن ۲۸ سیر کے برابر تھا۔ اور اس کو عجائب گھر میں رکھا گیا۔ نیز اس عجائب گھر میں مزید ستارے بھی پڑے ہوئے ہیں۔ جو ۱۸۳۰ء اور ۱۹۰۱ء۔ ۱۹۰۲ء ۱۹۱۲ء ۱۹۲۳ء میں ٹوٹ کر گرے۔

بعض دفعہ ستاروں کی مجموعی صورت میں بارش ہوتی ہے ۳۰ جنوری ۱۸۶۸ء میں پہلے پولاڈی میں لٹک کے نزدیک پتھروں کی بارش ہوئی۔ اور ۱۹ جولائی ۱۸۶۸ء کو چار ہزار پتھر امریکہ میں پڑے۔ جن کی جسامت بیر کی گٹھلی کے مانند تھی یہ شہر میکسیکو میں واقع ہے۔ لیکن اس سے جان و مال کے تلف ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

انگلستان میں اسلام کی ترقی رفتار

:: (نوشتہ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے) ::

اُنیسویں صدی کے آخری نصف نے تقریباً ہر مذہب و ملت میں ایک عظیم الشان بیداری دیکھی یورپ و امریکہ میں ذرائع آمد و رفت اور فروغِ تجارت و صنعت کے پہلو بہ پہلو مشرق و مغرب میں مذہبی بیداری بھی رونما ہو رہی تھی۔ انسانی قلوب پُرانے دقیانوسی مذہبی مشاغل اور ابتدائی بجھول عقائد سے مایوس و متنفّر ہو گئے تھے۔ منظم عیسائیت کے خلاف ایک بغاوت تیار کر کے کھڑی کی گئی۔ میڈم بلاواٹسکی نے کرنل آلکاٹ اور مسز بیسنٹ کی مدد سے گذشتہ صدی کے چوتھے ربع میں امریکہ میں مذہب تھیاسوفی کی بنیاد رکھی۔ عیسائی افراد یہ یقین رکھنے پر تعلیم دیئے گئے تھے کہ تمام مذاہب و ملل میں سے صرف عیسائیت ہی سچّا مذہب ہے۔ اور یہ کہ عیسیٰ مسیحؑ کی اُلوہیت پر ایمان لانا ہی نجاتِ ابدی حاصل کرنے کا واحد طریقہ ہے۔ اور یہ کہ اس کی صلیبی موت ماضی۔ حال و مستقبل کے گناہوں کے لئے کفارے کا کام دیتی ہے۔ اس حقیقت روشن سے انکار نہیں کہ یہ عقائد و قواعد بودے تھے۔ لیکن باوجود اسکے عیسائیوں کی بہت بڑی اکثریت کہ جس اکثریت میں اچھے اچھے قابل اور ذہین آدمی بھی تھے یورپ اور امریکہ میں اسپر سرگرمی اور صدق دلی سے ایمان رکھتی تھی۔ میڈم بلاواٹسکی نے مسز بیسنٹ کی امداد سے ان صاف طور سے نامعقول خیالات کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ اور عیسائی لوگوں میں سے اکثر حصّہ اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہوئی۔ ان کی کوششیں نہایت سرعت سے ایک بڑی کامیابی کا رنگ لائیں۔ یورپ و امریکہ کے شہروں میں تھیوسافیکل لاجیں بن گئیں۔ منظم عیسائیت نے ایک زبردست دھکا محسوس کیا اور اس ناقابل برداشت نقصان اُٹھایا۔ لوگ خود آزادانہ سوچنے لگے۔ وہ لوگ جو صدیوں سے دوسرے مذاہب کے پیرووں کو۔ خصوصاً اسلام والوں کو۔ ہمیشہ کے لئے شکارِ جہنّم سمجھتے تھے۔ ان کے مذاہب کی تعلیم میں خوبیاں دیکھنے لگے اور ان کے بانیوں کے کیریکٹر میں شرافت و عظمت تسلیم کرنے لگے۔

"کرسچن سائنس" مذہبی انقلاب کا دوسرا اظہار تھا جو مغرب میں رونما ہو رہا تھا۔ مسز ایڈی بیکر نے بوسٹن (امریکہ متحدہ) میں ربع آخری صدی کے اندر اس کی بنیاد رکھی۔ ہندوستان میں بھی ہندو مت کے درمیان اصلاحی سلسلے شروع ہو گئے۔ راجہ رام موہن رائے کی مساعی جمیلہ کو (جو ہندوازم کے فراخ قلب کیئے جانے کے بارے میں جاری تھیں) کیشب چندر سین سے بہت مدد ملی جس نے راجہ موصوف سے پچاس سال بعد برہمو سماج کی بنیاد رکھی۔ برہمو سماج، تھیوسافیکل سلسلہ کی طرح تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...مذاہب کی باہمی خوبیوں کے مجموعہ ہونیکا مدعی ہے۔ اس سلسلہ کے پیرو کاروں نے تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت اور ان کی تعلیم سے یکساں فائدہ اٹھانے کا دعوٰی کیا۔ آریہ سماج جس کی بنیاد سوامی دیانند جی نے رکھی۔ وہ پہلے پہل صرف ہندوؤں کے سوشل برائیوں کے خلاف ایک بغاوت تھی۔ مگر بعد میں یہ سلسلہ ایذا رسانی اور بدزبانی کے لئے مخصوص ہوگیا۔ اس نے اپنی تحریکات اور سرگرمی کا بہت سا حصہ ہندوستان کے دیگر مذاہب وملل کے اختلافات کے درمیان کی خلیج کو وسیع کرنے پر صرف کردیا۔ یہ جو ہندوستان کی سیاسی فضا میں اشد نفرت ومناقشت کا دَور دَورہ ہے۔ خیر سے سوامی دیانند کی بغض وعناد سے بھرپور تعلیم کا نتیجہ ہے جس نے بہت حد تک ہندو قلب کو زہریلا کردیا ہے۔ لیکن جہاں آریہ سماجی تعلیم صاف طور پر ہمارے ملک کی حالتِ امن وآشتی میں تلاطم برپا کرنے کی ذمہ وار ہے وہاں اس نے ہندو قوم میں اس کی خطرناک سوشل برائیوں کے متعلق احساس بیداری پیدا کردیا ہے۔ چنانچہ ان کی اصلاح کے لئے کوشش کررہی ہے۔ ایران میں ایک عالم فاضل گوشہ نشین حسین علی نے ایک فرقہ کی بنیاد رکھی۔ جس نے کچھ عرصہ کے لئے اس ملک میں خاص ہیجان پیدا کیا۔ اور مغرب میں بھی کچھ لوگوں کے خیالات میں ہلاچلی کردی۔ لیکن جلد ہی مردہ مذاہب کی فہرست میں شامل ہوگیا۔ ہاں انگلستان اور ریاستہائے متحدہ میں ابھی چند ایک ذی ثروت افراد ہیں جو بہاء اللہ اور اسکے خلف عباس آفندی کے ناقابل عمل خیالات میں اپنا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن بہائی ازم بحیثیت ایک مذہبی دستور العمل کے دنیا کے مذاہب کی صف میں جگہ حاصل کرنے سے بالکل ناکام رہا ہے۔ بہائیت، تھیوسافی کی طرح بڑے بڑے مذاہب کی تعلیم کا ہاچ پاچ (کھچڑی) تیار کرنے کی کوشش تھی۔ لیکن جہاں تھیوسافی کچھ حد تک اپنے مقاصد میں کامیاب رہی۔ کیونکہ اس نے ایسے اخلاقی وتمدنی اور مذہبی قوانین کا ضابطہ بنانے کی کوشش نہیں کی۔ جو صریحاً اور تماماً الہام پر مبنی ہوں اور پھر اس لئے بھی کہ اس نے اپنی سرگرمیوں کو صرف مغربی لوگوں کو دوسرے مذاہب کی تعلیم سے روشناس کرانے تک محدود رکھا ہے اور تعلیم بھی وہ جس کو ان کے مقررشدہ رہنما توضیح وتشریح کرکے ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہاں بہائیت اس مقصد میں بالکل ناکامیاب رہی کیونکہ اس نے روحانی مذہب ہونیکی تمنا بلکہ دعوٰی کردیا۔ وہ طرق واطوار جو بہائی ازم کے مشنریوں اور مبلغوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اختیار کیئے عام طور پر دیانتدارانہ اور برملا نہ تھے۔

ان مذہبی تحریکات وتنظیم کے مختلف فرقے اور سلسلے درحقیقت ایک استاد اعظم مصلح جہاں اور نبی حق کی آمد کے پیغام رساں اور ارہاص تھے۔ جو عنقریب جلوہ گر ہونیوالا تھا جس کو روحانی مردوں کو زندہ کرنے، انسانی گمراہوں کو راستہ دکھانے کے لئے نازل ہونا تھا۔ اس قائد اعظم نے تمام مذاہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وملل کو یکجا کرتا تھا۔ پس مملکت مذاہب میں اسی لئے انقلاب رونما ہوا اور یہی وجوہ تھیں۔ اس بیداری عظمیٰ کی تامذہبی دنیا اس آنیوالے مصلح کا استقبال کرے۔ جس نے انیسویں صدی کے آخری نصف میں تمام دنیا کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد ہی ہے اس مصلح ادیان عالم کا نام جو پنجاب میں گذشتہ صدی کے اواخر میں ظاہر ہوا۔ وہ جس کے عہد کا تمام مذاہب کے پیروکار آسمان کی طرف امید لگائے ہوئے بیقراری سے انتظار کر رہے تھے ۱۸۹۱ میں مہدی معہود، مسیح موعود، اور نبی مسعود کی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ آپؑ نے اپنی عرفان افزا، حیرت انگیز تعلیم کے ساتھ ہندوستان کے لوگوں کے مذہبی خیالات میں ایک عظیم الشان تبدیلی اور نئی تابانی پیدا کر دی۔ آپؑ نے ایسی عملی تجاویز پیش کیں کہ ان کی صحیح طور پر پیروی کی جائے تو تمام مذاہب میں مساوات و اخوت کے بیج بوئے جا سکتے ہیں۔ اسی پیغام کو (جو حقیقت میں رسول پاک صلعم کا پیغام تھا۔ اور جسے نافہم مسلمان اور غیر مسلمانوں دونوں نے اچھی طرح نہیں سمجھا) پہنچانے کے لئے آپؑ کے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، امام جماعت احمدیہ ۱۹۲۴ء میں یورپ و بلادِ اسلامیہ کے ایک طویل دورے پر گئے۔ لندن سلطنت برطانیہ کے پایۂ تخت میں آپ نے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جس کا افتتاح ۱۹۲۶ء میں ہوا اس عظیم الشان مسجد کی بنا اور اس کے افتتاح کے موقع پر انگلستان اور انگلستان سے تمام مغرب نے اسلام کے اولوالعزم نمائندہ کے دہانِ مبارک سے۔ بنی نوع انسان کی بیداری اور تجدید روحانیت کا پیغام سنا۔ مسجد لندن کے ایک مشہور حصے ونڈزورتھ میں واقع ہے۔ اور وہاں اسلامی لٹریچر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مبلغین وہاں سے تمام جزائرِ برطانیہ میں تبلیغ کرنیکے لئے جاتے ہیں اور کشتی حق کے پیاسوں کو تقدیس کا پانی پلاتے ہیں۔ ہر اتوار کو مسجد کے متصل ہال میں تقاریر ہوتی ہیں امام مسجد قرآن کا درس دیتا ہے۔ مشن کا ہیڈ کوارٹر ۶۳ میلروز روڈ ہے۔ جو بعض دوسرے شہروں میں بھی اپنی شاخیں کھولنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ مشن نے لٹریچر کی تقسیم اور مبلغوں کے باقاعدہ دوروں اور بالمشافہ ملاقاتوں اور خط و کتابت سے اسلام کا پیغام لاکھوں عیسائیوں کے کان تک پہنچا دیا۔ اور وہ سینکڑوں لوگ حلقہ بگوش اسلام بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اسلام کبھی بھی اپنے متبعین بنانے میں اتنا سرگرم نہ ہوا تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ نہ عیسائیت کے گھر جا کر اتنی فتوحات حاصل ہوئیں جتنی کہ اب ہو رہی ہیں۔ وہ جو آج سے ۲۰۔۳۰ سال پیشتر رسول پاک صلعم کے خلاف گندی گالیوں کا طومار باندھتے تھے۔ اب آپؐ کو خدا کا سب سے عظیم الشان پیغمبر تسلیم کرنے لگ گئے ہیں اور وہ جو چند سال پہلے اسلام کی تعلیم سے ناآشنائے محض تھے اور اسکو بہت سے انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں کا ذمہ وار ٹھہراتے تھے۔ اب اس کو سب سے اور شاید سب میں سے زیادہ عملی اور آسانی قابل فہم مذہبی، اخلاقی اور تمدنی قوانین کا مجموعہ تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔ انگلستان میں اسلام کے مبلغین کی مساعی سے قصر عیسائیت کھوکھلا ہو رہا ہے اور عیسائیت کو اپنے لوگوں پر بھی قابو نہیں رہا۔ عمارت گرنے کیلئے متزلزل ہے اور وہ دن دُور نہیں جب یہ دھم سے نیچے آرہے گی +

(از انگریزی ریویو۔ ترجمہ:۔ جنید ہاشمی بی۔ اے)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے ماہ مارچ اور اپریل کے دوران میں تبلیغ اسلام کے بہت کثرت سے مواقع ملے اور ایمان افزا کامیابی حاصل ہوئی۔ ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ واللہ الموفق +

شہر Detroit میں ہماری مخلص جماعت قائم ہے۔ ماہ مارچ کے ابتدا میں وہاں گیا اور ایک ہفتہ قیام کیا۔ اس عرصہ میں متعدد جلسے منعقد ہوئے۔ جس میں میں نے لیکچر دیئے۔ اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ بھی بہت تبلیغ کی گئی اور عربوں میں ایک تقریر بزبان عربی کی۔ انکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی بشارت عظمیٰ سنائی اور خدمت اسلام کی پرزور تحریک کی۔ یہ لوگ ہمارے اسلامی خدمات کے بہت معترف ہوئے +

Detroit سے میں شہر Grand Rapid آیا۔ وہاں چند مہینے قبل ایک گوری خاتون اسلام و احمدیت میں داخل ہوئی۔ وہ تبلیغ کے لئے بے انتہاء جوش و ولولہ رکھتی ہے اُنہوں نے متعدد لیکچروں کا انتظام کیا۔ ایک تقریر میں سامعین کی تعداد چار صد کی تھی۔ اس طرح سے اس شہر میں تقریروں اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ کثرت سے لوگوں کو توحید کا پیغام پہنچایا گیا۔ الحمد لولی التوفیق +

شہر Grand Rapid میں اہل شام کے مسلمانوں کی ایک جماعت بستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ہزار ہزار فضال نازل کرے۔ میں کئی مرتبہ وہاں گیا۔ یہ لوگ مجھ سے بہت نیکی و احترام سے ... پیش آئے۔ ان میں سے بعض مجھ سے بہت عقیدت و ارادت رکھتے ہیں جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں اس شہر میں مقیم ہوتا ہوں تو ہر وقت میرے گرد کچھ لوگ رہتے ہیں۔ دینی مسائل دریافت کرتے رہتے ہیں۔ تقریباً ہر رات کو کسی کے گھر میں جلسہ ہُوا کرتا ہے۔ مَیں عربی میں ان میں مختلف مضامین پر تقریر کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے عربی قصائد اور عربی کتب کے بعض حصص پڑھکر سُناتا ہوں۔ اخلاقی مسائل پر کافی بحث ہوتی ہے۔ اور احمدیت کی پوری تبلیغ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے قلوب میں سلسلہ حقہ کی عظمت و رُعب بٹھا دیا۔ ان میں سے ایک صاحب داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقیوں پر احمدیت کی صداقت واضح کردے اور قبول حق کی توفیق عطا کرے آمین *

تقریباً دو ہفتے Grand Rapid قیام کرنے کے بعد ماہ مارچ کے اخیر میں مَیں شہر انڈین راپیڈ گیا۔ وہاں ہماری مخلص جماعت قائم ہے۔ وہاں بھی کئی لیکچر دیئے گئے۔ کچھ عرصہ ہُوا وہاں ایک گورا مشرف بہ اسلام ہُوا۔ ان کو بھی تبلیغ اسلام کا بہت شوق ہے انہوں نے ایک روز بوقت شب مجھے اپنے گھر دعوت طعام دی۔ اور ایسے لوگوں کو بھی مدعو کیا۔ جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد مَیں نے اسلام پر مختصر تقریر کی اور سامعین کو سوالات کا موقع دیا۔ ان لوگوں نے دل کھولکر سوالات کیئے اور سلسلہ گفتگو ۳½ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کا اثر بہت اچھا ہُوا۔ چنانچہ اگلے دن دو شخص ہمارے جلسے میں آئے۔ اور قبول حق کا اعلان کیا۔ اللّٰھم زد فزد *

ماہ اپریل کے ابتدا میں اپنے مرکز شکاگو واپس آیا۔ شکاگو میں دو ہفتے مقیم رہا۔ اس عرصہ میں شکاگو میں متعدد ایسے جلسوں میں تقاریر کے مواقع ملے۔ جس میں سامعین کی تعداد ہزاروں تک کی ہوتی تھی۔ ان لیکچروں کے متعلق شکاگو کے تمام بڑے بڑے اخبارات میں بھی اشاعت ہوئی۔ اس طرح سے ہزاروں لوگوں کو دعوت اسلام دینے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ حمداً کثیراً *

دو ہفتے شکاگو قیام کرنے کے بعد میں شہر Kansas City گیا۔ یہ شہر شکاگو سے چھ صد میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں مَیں پہلے کبھی جا نہیں سکا۔ ایک نومسلم جو میرے ہاتھ پر تقریباً دو سال قبل اسلام لایا تھا۔ اُسکے ذریعہ وہاں ایک جماعت قائم ہوئی۔ مَیں بذریعہ خط وکتابت ہدایات دیتا رہا۔ اس دفعہ مَیں وہاں گیا اور ایک ہفتہ قیام کیا۔ ایک ہفتہ میں مَیں نے پانچ لیکچر مختلف مضامین پر دیئے۔ اور جماعت کی تنظیم کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تیرہ اشخاص نئے داخل اسلام ہوئے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

St. Louis سے مَیں Kansas City میں آیا۔ وہاں ایک گوری خاتون جو اسلام سے بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ اس نے اپنے گھر میں ایک جلسہ منعقد کیا اور مَیں نے اسلام پر ایک لمبی تقریر کی اور نماز۔ روزہ۔ حج و زکوٰۃ کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ یہ لوگ بہت محظوظ ہوئے اور کھلے الفاظ میں صداقت اسلام کا اقرار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اِسلام قبول کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ آمین +

East St. Louis سے مَیں St. Louis. Mo. نامی شہر میں گیا جہاں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔ اس جماعت کا معائنہ کیا +

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں اعلائے کلمۃ اللہ کے شاندار مواقع ملے۔ کثرت سے بابرکت سفر کیا گیا۔ شبانہ روز تقریر و تبلیغ کی گئی۔ ۲۳ اشخاص داخل سلسلہ احمدیت ہوئے جن میں سے دو گورے اور ایک عرب کے مسلمان ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف شہروں کے اخبارات میں بھی اشاعت ہوئی۔ شہر New York سے البیان نامی ایک روزانہ عربی اخبار شائع ہُوا کرتا ہے۔ اس میں بھی ایک نوٹ شائع ہُوا۔ احباب کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتا ہوں:-

نشر الاسلام فی امریکا

کتب الینا من شیکاغو ان سماحۃ المفتی صوفی مطیع الرحمٰن البنغالی احد المرسلین المسلمین فی مدینۃ شیکاغو قد زار موخرًا بعض مدن الامریکیۃ فی جملتھا دیترویت واندیانپولیس وسانت لویس وکانسس سیتی مازوری والقی عدۃ محاضرات علی الوف من الناس فی نوادیھا فی موضوع الدین الاسلامی وکان الاقبال علی سماع محاضراتہ عظیمًا واسفرت نتیجۃ مساعیہ التبشیریۃ عن نجاح کبیر حیث قد اعتنق الاسلام ثمانیۃ عشر رجلا علی یدہ۔ وھو لا یزال یعمل بجد واجتھاد فی ھذا السبیل اذ لا یدع فرصۃ تمر الا ویغتنمھا۔

وفضیلتہ یعد من الخطباء البلغاء فی اللغۃ الانکلیزیۃ والعربیۃ ایضًا فضلًا عن انہ من الاشخاص البارزین بصدق طویتہ وسجایاہ مشکورۃ وفقہ اللہ وکلل جھودہ بالخیر والفلاح (جریدۃ البیان۔ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۲ء)

بالآخر مَیں مخلصین سلسلہ سے نہایت الحاح سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ درد دل سے بلا التزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے رضاء الٰہی کی زندگی عطا کرے اور تمام مشکلات دور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرما کر خدمت اسلام میں ہمیں تائید و نصرت سے وہ کامیابی عطا کرے جو خدا کے نزدیک حقیقی کامیابی ہے۔ والسلام

خاکسار مطیع الرحمن بنگالی مبلغ امریکہ

الجماعة الاحمدية في الديار العربية

ماہوار رپورٹ بابت ماہ جون ۱۹۳۲ء

انفرادی تبلیغ

اس ماہ میں دار التبلیغ میں آنیوالے ۲۵ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر دیا گیا۔ ان میں نصف مسیحی تھے۔ دار التبلیغ کے علاوہ احباب جماعت اور خاکسار کے ذریعہ جن لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا ان کی تعداد ۶۰ ہے۔ جن میں تاجر، ملازم اور زمیندار شامل ہیں۔

تحریری تبلیغ

(الف) ایک غیر احمدی شیخ کو خط لکھا (ب) عراق کے بعض اخبارات میں احمدیت کے خلاف مضامین شائع ہوئے تھے۔ ان اخباروں کے ایڈیٹران کو ان اعتراضات کے جواب میں مطبوعہ لٹریچر بھیجا گیا (ج) مصر کے اخبار "البلاغ" میں ایک نامہ نگار کی طرف سے سلسلہ کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کی تردید میں ایک مفصل مضمون لکھ کر اخبار مذکور کو بھیجا گیا۔ ہاں برادرم منیر آفندی الحصنی نے اس مضمون کا ایک رد اپنی طرف سے لکھ کر بصورت ٹریکٹ بھی شائع کیا ہے۔

(د) عرصہ زیر رپورٹ میں۔ حمص۔ طرابلس۔ دمشق اور مصر وغیرہ خطوط لکھے جن میں آیات قرآنیہ کی تفسیر۔ سوالات کے جوابات اور ضروری مسائل درج کیے گئے۔ ان مقامات پر احباب جماعت تبلیغ سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔

ایک کامیاب مناظرہ

مورخہ ۱۰ر جون کو چند مشائخ، تاجر اور طالب علم۔ شیخ احمد قصاب کی معیت میں ناگہانی کبابیر پہنچ گئے۔ اتفاق سے میں وہیں تھا۔ مختصر حیص و بیص کے بعد ان کو مناظرہ منظور ہی کرنا پڑا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ختم نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام۔ ہر سہ مسائل پر گفتگو مقرر ہوئی۔ شرط یہ تھی۔ کہ ہر دعویٰ کی دلیل قرآن مجید سے دینی ضروری ہے۔ غیر احمدی مناظر شیخ احمد قصاب نے صاف طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی زندگی کا تو کوئی ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ باقی دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبحثوں پر ڈیڑھ گھنٹہ تک مباحثہ جاری رہا۔ صداقت انبیاءؑ کے معیار، امکان نبوت کی آیات پر اپنے اعتراضات کے جواب پاکر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ بلکہ آیت اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس کے متعلق تو تحریر کر دیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے مستقبل میں نبیوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ آخر لاجواب ہو کر وقت ختم ہونے سے پیشتر ہی چل دئیے۔ حیفا میں آکر انہوں نے احمدیوں کی مستعدی اور اعلیٰ اخلاق کا عام ذکر کیا۔ الحمد للہ کہ اس مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا ہے اور اب احمدی دوست مشائخ کو بلاتے ہیں مگر وہ اس طرف کا رُخ بھی نہیں کرتے +

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں تین کس داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ (۱) دمشق سے نوجوان تاجر حلی برکات آفندی داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ جو دو مرتبہ حیفا میں میرے پاس آچکے ہیں۔ اور احمدیہ لٹریچر سے واقف ہیں بلکہ بیعت سے پیشتر بھی بعض لوگوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ (۲) جبل نابلس کے دوست ابو الناجی داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ (۳) الشیخ امین آفندی قاسم حوحو۔ یہ ایک اچھے جوشیلے اور مالدار تاجر ہیں۔ یرجا علاقہ لبنان کے رہنے والے ہیں۔ حیفا میں ہی بیعت کی ہے +

احباب سے التجا ہے۔ کہ ان نئے بھائیوں کی استقامت اور اخلاص میں ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خالص دینی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین +

خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ یکم جولائی ۱۹۳۲ء

سیلون

جون کا پورا مہینہ عاجز کولمبو سے باہر کمپلا میں رہا جو سیلون کے وسطی صوبہ میں شامل ہے۔ لیکچر دینے کی کوئی صورت نہ پاکر آخر کار ایک غیر مسلم سے چھ دن کیلئے ایک مکان کرایہ پر لیا گیا اور ۲۵ سے ۳۰ تک فضیلت اسلام، وفات مسیحؑ، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد پر عاجز نے چھ لیکچر دئیے۔ کمپلا میں ہمارے چھ احمدی بھائی ہیں جنہیں ایک زمانہ میں حق کے دشمنوں نے اتنا تنگ کیا تھا کہ ان کی زندگی ان پر دو بھر ہو گئی تھی اور بھوک پیاس کی شدت سے بلبلا کر تڑپنے کی نوبت آگئی تھی اور وہ دعا کرتے رہے ہیں ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا آخر ظالموں نے جب دیکھا کہ یہ کسی طرح حق سے پھرنے والے نہیں ہیں تو خود ہی تھک کر باز آگئے۔ میں ایک مہینہ وہاں رہا۔ اور جماعت کی تربیت و اصلاح اور ان میں یکجہتی کی روح پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ ان کی نصرت فرمائے۔ میں ۱۷ جون کو کمپلا سے نکسا پانہ میں گیا جو وہاں سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو دن وہاں رہا۔ لیکچر دینے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ان لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا یا گیا۔ اور جو ٹریکٹ میں ساتھ لے گیا تھا ان میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہوئی تو ان میں سے بعض کے متعلق سلسلہ میں داخل ہونیکا یقین ہے +

عاجز محتاج دعا عبد اللہ مالاباری از کولمبو مبلغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں عربی علوم

احمد ذکی پاشا مشہور مورخ نے مشرق کی عالمگیر تحریک پر ایک سلسلہ مضامین سپرد قلم کیا ہے جس میں آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں تقریباً تمام یورپ میں عربی علم وادب اور عربی تہذیب پھیل چکی تھی ✦

پوپ سلوسٹر اور مسلمانوں کی شاگردی

پوپ سلوسٹر (دوم) جو ۹۹۹ء میں پاپائیت کے عہدہ پر مامور ہوا تھا۔ وہ بھی عربی اساتذہ کا ایک معمولی شاگرد تھا۔ جس نے کارڈوا اور وینشیا کی یونیورسٹی میں علم حساب علم ہیئت اور جغرافیہ کی تعلیم حاصل کی والٹیر (انقلاب فرانس کے ارکان ثلاثہ کا ایک رکن) نے کہا ہے۔ کہ اس زمانہ میں یورپ کے مطلق العنان بادشاہ عربوں اور ان کے شاگرد یہودیوں کو اپنے ہاں بطور معلم رکھتے تھے۔ اور عدالتوں میں ان کو جج مقرر کیا جاتا تھا۔ اسپین اور قرب وجوار کے عیسائی نہایت شوق سے عربی پڑھتے تھے تاکہ وہ اسلامی حکومت میں اعلیٰ مناصب حاصل کر سکیں اور مشرق قریب میں اپنی تجارت کو فروغ دے سکیں۔ پھر قابض ہو کر یورپ کے بہت سے ممالک کو اپنے علوم اور اپنی تہذیب سے آشنا کیا دوسری تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں جب خلافت بنی امیہ مستحکم بنیادوں پر استوار ہو گئی۔ تو اس وقت عرب حکمرانوں اور مغربی عیسائی قوموں میں حسن تفاہم اور رواداری کا آغاز ہوا اور دونو قوموں کو ایک دوسرے سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا یہ رشتہ اس وقت اور بھی مضبوط ہو گیا۔ جب عربوں نے سسلی کو فتح کر کے جنوبی حدیر جو اسوقت صرف عربوں کے قبضہ میں تھی۔ تسلط کیا ✦

عربی علوم پوپ کلیمنٹ کی سرپرستی میں

دسویں صدی کے آغاز میں عربی زبان کی طرف عیسائیوں کو خاص طور پر توجہ ہوئی۔ کیونکہ ایشیا اور افریقہ۔ اسپین اور سسلی میں عیسائیوں کی تبلیغی جدوجہد قریب قریب ختم ہو چکی تھی۔ ان ممالک میں پاپائے روم کے مشورہ سے ایک جدید حکم نافذ کیا گیا۔ عیسائیوں کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ جب تک ہم مشرقی زبانوں بالخصوص عربی۔ عبرانی اور سریانی سے اچھی طرح واقف نہ ہونگے، اسوقت تک ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ۱۳۱۱ء میں پوپ کلیمنٹ چہارم نے وائنا میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ فرانس۔ اٹلی۔ اسپین۔ اور انگلستان کی یونیورسٹیوں میں عربی۔ اور سریانی کی تحصیل کو لازمی قرار دیدیا جائے ✦

یورپ میں عربی یونیورسٹیوں کا قیام

سنہ ۱۳۰۲ء میں مونٹ پلیئر کے اندر ایک طبی کالج کا افتتاح ہوا۔ جس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسپین کے عرب پروفیسر عربی زبان میں طب اور علم النبض کی تعلیم دینے پر مامور کیئے گئے۔ وسطی یورپ میں جو سب سے پہلی یونیورسٹی قائم ہوئی۔ وہ پولینڈ کے شہر کراکو" کی یونیورسٹی تھی۔ جس کا افتتاح ۱۳۶۴ء میں ہوا۔ اس کے بعد وائن میں بھی کئی یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ غرض یورپ کے مختلف ممالک میں جہاں جہاں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ وہاں عربی زبان اعلیٰ اور وسیع پیمانہ پر پڑھائی جاتی رہی۔ اور ابن رشد۔ ابن سینا۔ امام رازی اور ابن زہر جو فلاسفۂ اسلام کے سرخیل اور اساطین تھے۔ ان کا فلسفہ نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ ان یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا تھا۔ ان کتابوں کی درس و تدریس سے عیسائی پادریوں کو شکوک پیدا ہوئے اور انہوں نے طلباء کو ان کتابوں کے مطالعہ سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ان کے خیال میں ان کتابوں کا فلسفہ مسیحی مذہب کی اشاعت میں زبردست روک تھا۔ اور ان کو پڑھکر مسیحیت بے حقیقت معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اس مخالفت نے ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ جو اپنی علمی تشنگی کو عربی سرچشموں کے آب زلال سے بجھانا چاہتے تھے اٹلی کے اکثر شرفا اور علم دوست سیاسی مفکرین نے یہ تجویز کی کہ اپنے ملکی قوانین کو عربی زبان میں ترجمہ کیا جائے اور عدالتوں کی کرسیوں کو عربی فضلاء سے زیب و زینت دی جائے +

عربی علوم اور شاہ رچرڈ

ان لوگوں میں جو عربی زبان اور عربی علم و ادب کو محبوب رکھتے تھے۔ رچرڈ دوم بادشاہ سسلی بھی تھا۔ اسی بادشاہ کی خدمت میں شریف ادریسی نے ایک اصطرلاب بناکر ہدیۃً پیش کیا تھا۔ جس پر پہاڑ۔ سمندر اور مختلف ممالک کے نقشے کھدے ہوئے تھے اسی شریف ادریسی نے ایک بہترین جغرافیہ بھی لکھا تھا۔ جسکا نام تھا۔ "نزہۃ المشتاق فی الفاق" اس کتاب کو مصنف نے شاہ رچرڈ کے نام پر معنون کیا تھا۔ شریف ادریسی نے رچرڈ کی بہت تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بڑا مہربان اور انصاف دوست تھا +

صفدی نے اپنی کتاب "الوافی بالوفیات" میں رچرڈ کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں:۔

"رچرڈ نے شریف ادریسی کو اپنے دربار میں بلاکر کہا کہ میں دنیا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ دنیا کے متعلق کتابوں میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔ اس سے تسلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ادریسی کے مشورہ سے بڑے بڑے فضلاء کو دنیا کے مختلف حصص میں بھیجدیا۔ اور ہر عالم کے ساتھ ایک نقشہ نویس بھی کر دیا تھا کہ وہ جس جس مقام پر پہنچیں وہاں کی زمین کی تصویر اور نقشے بنائیں۔ چنانچہ ان فضلاء نے دنیا کی سیاحت کرکے تمام نقشے اور تصویریں رچرڈ کے لئے مہیا کر دیئے اور اس طرح اس علم دوست بادشاہ کی خواہش پوری ہوگئی"

اس کتاب میں صفدی فرماتے ہیں کہ رچرڈ ادریسی کا نہایت احترام کرتا تھا اور ان کو ہر وقت اسکے دربار میں آنیکی اجازت تھی۔ چنانچہ ادریسی جب کبھی انکے دربار میں جاتے تھے۔ تو رچرڈ انکو اپنے تخت پر بٹھاکر علم و فضل کی تحصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کرتا تھا ؂

فریڈرک اور پوپ گریگوری کا ذوق ادب

ان کے علاوہ شاہ روم عربی زبان سے خاص محبت اور دلچسپی رکھتے تھے۔ فریڈرک جو چھٹی جنگ صلیبی میں عیسائی مجاہدین کا کمانڈر انچیف تھا۔ وہ عربی کا ایک بڑا فاضل تھا۔ پریس کی ایجاد کے بعد بہت سے علمدوست اطالویوں نے عربی کتابوں کو چھاپ کر شائع کیا۔ سب سے پہلے ۱۶۲۴ء میں شہر وینیا میں قرآن حکیم اور دیگر عربی کتابیں جو طب اور عام علوم سے متعلق تھیں طبع کر کے شائع کی گئیں۔ ان ایام میں تقریباً اٹلی کی تمام یونیورسٹیوں میں عربی زبان کے ماہرین اور اساتذہ کی ایک جماعت خاص طور سے رکھی جاتی تھی۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ یوروپین اقوام میں اٹلی کے باشندوں کو عربی علوم کی قدر و قیمت معلوم تھی۔ ان لوگوں نے بہت سی عربی اور لاطینی کتابوں کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔ اٹلی کے ایک فاضل شخص "گرو ڈوگر نیونیوما" نے ستر عربی کتابوں کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ جو اب تک وینکس لائبریری کی الماریوں میں محفوظ ہے ؂

۱۵۷۴ء میں پوپ گریگوری ہفتم نے روم میں پادریوں کو عربی زبان و ادب سکھانے کیلئے ایک درس گاہ قائم کی۔ اس درسگاہ کے تین طالب علموں نے (جن کا نام گلگر سلے۔ ارا ہن اور سمانی ہیں) بہت سی عربی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ کیا ؂

یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ کہ اسپین اور پرتگال جو آٹھ سو برس تک عربی تہذیب و تمدن کے مرکز رہے۔ ان کے باشندوں نے عربی علم و ادب کی طرف بہت ہی کم توجہ کی حالانکہ ان کی قومی اور سرکاری زبان عربی تھی۔ ان ملکوں کے باشندے عربی علوم کے غیر معمولی مطالعہ کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے ؂

سب سے پہلے طلیطلہ (کارڈوا) میں عیسائیوں کے زیر نگرانی عربی یونیورسٹی قائم ہوئی۔ گیارھویں صدی عیسوی میں دلینانہ کے اندر بھی عربی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ مگر انہوں نے عربی زبان سے کسی خاص دلچسپی کا اظہار نہیں کیا اور نہ ان کو اس بات میں کامیابی حاصل ہوئی ؂

لوئیس شاہ فرانس اور عربی کتب کی فراہمی

چودھویں یا پندرھویں صدی کے آغاز میں یورپ کے فضلاء نے عربی کتابوں کو مشرقی ممالک سے خریدنا شروع کیا۔ لوئیس سیزدہم شاہ فرانس پہلا شخص تھا۔ جس نے عربی کتابوں کے ذخائر کو جمع کرنے کی کوشش کی کیونکہ اس نے صلیبی مجاہدین کی زبانی سُنا تھا۔ کہ بادشاہ اپنے کتب خانوں میں عربی کتابوں کو جمع کرتے ہیں۔ اور فرصت کے اوقات میں ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ چنانچہ سلاطین اسلامیہ ہی نے اوّل اوّل مسیحی بادشاہوں کے دلوں میں کتب خانوں کے قیام کا خیال پیدا کیا ؂

لوئیس نہم نے آسٹریلیا کے بڑے بڑے علماء کو عربی کتابوں کے لئے مشرقی ممالک میں بھیجا۔ جس کا نتیجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہُوا کہ پندرھویں صدی کے وسط میں تقریباً ۲۵۰۰۰ عربی کتابیں یورپ کی مختلف لائبریریوں میں جمع ہو گئیں چنانچہ لین گراڈ برلن۔ پیرس۔ لیبرگ منش۔ دانما۔ لیڈن۔ اوکسفورڈ۔ کیمبرج۔ اڈن برگ۔ ڈبلن نیویارک۔ شکاگو اور کالفورنیا وغیرہ شہروں میں عربی کتب کی لائبریریاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ ان لائبریریوں میں جو عربی کتابیں ہیں۔ انکی فہرستیں بھی بڑی ضخیم ہیں۔ یہ کتابیں دنیا کے گوشہ گوشہ میں بڑی بڑی قیمتوں پر خرید کر جمع کی گئیں ہیں۔ تاکہ ان مشرقیوں کے علوم سے استفادہ کیا جائے۔ جو علوم کے کسی گوشہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ❖

یورپ میں مشرقیات کا مطالعہ اور مستشرقین

جب یورپ کا مذہبی تعصب کم ہُوا اور ملکی فتوحات نے مذہب کی جگہ لی۔ تو مغربی اقوام نے عربی علوم کی طرف خاص توجہ مبذول کی یہاں تک کہ مشرقیات کا مطالعہ ان کی زندگی کا اصل اصول بن گیا ❖

سنہ ۱۷۵۳ء میں آسٹریلیا نے مشرقی علوم کی ایک درسگاہ قائم کی جس میں حکومت کے سفیر اور تجار عربی سیکھتے تھے۔ پھر ۱۷۶۵ء میں فرانس کے اندر ایک مشرقی ادارہ قائم ہُوا۔ اس کے بعد ۱۸۰۸ء میں جرمنی انگلستان۔ روس اور اٹلی میں بھی مشرقیات کی درسگاہیں اور یونیورسٹیاں قائم ہوئیں ❖

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ سولھویں صدی سے بہت پہلے انگلستان جرمنی اور ہولینڈ نے اپنی اپنی یونیورسٹی میں عربی زبان کو لازمی زبان قرار دیا تھا۔ اور اس کو سرکاری زبان قرار دے لیا تھا۔ مشرقی زبانوں سے مغربی قوموں کی وابستگی کا ایک ثبوت وہ مغربی علماء ہیں۔ جنہوں نے مشرقی زبانوں کی تحصیل میں اپنی تمام زندگیاں وقف کر دیں بہت سے مستشرقین مشرقی زبانوں کے ماہر اور استاذ تسلیم کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً جرمن کے ڈاکٹر لوڈوف۔ جو ۲۵ زبانوں کے ماہر اور استاذ ہیں۔ ڈلیاسی۔ جو فرانس کے زبردست مستشرقین میں سے ہیں۔ اور جنکو بیس زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اسی طرح روس اور جرمن کے ڈاکٹر ودن برس مے اور ہوٹل ہیں۔ ڈوزی (جس نے قاموس کا تتمہ لکھا) ایک ڈچ فاضل ہے۔ جو سات زبانوں کا ماہر ہے اور تمام زبانوں میں اس طرح بلا تکلف بولتا اور لکھتا ہے۔ کہ گویا اس کی مادری زبانیں ہیں۔ ہنگری کا پروفیسر وامبیلے ترکی اور لاطینی زبانوں کا ماہر ہے۔ صرف یہی نہیں کہ یورپ کے باشندوں نے عربی زبان کی درسگاہیں قائم کی ہوں۔ بلکہ انہوں نے مطالعہ مشرقیات اور تحقیقات کے لیئے منظم انجمنیں بنائیں۔ ایسی انجمن سب سے پہلے ۱۷۷۸ء میں بٹاویا۔ (جاوا) میں قائم ہوئی ❖

اس کے بعد ایشیاٹک سوسائٹی۔ کلکتہ کی بنیاد پڑی۔ اس طرح ۱۸۰۴ء میں بمبئی کے اندر اس قسم کا ادارہ قائم کیا گیا۔ ان تمام مشرقی انجمنوں میں سب سے عظیم الشان انجمن پیرس میں قائم کی گئی۔ جس کے بانی پروفیسر ڈیسائی تھے ❖

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیو سماج کے عقاید
اسکے نمائندے کی زبانی

پھر سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ دیو سماج کیا مانتی ہے ؟

دیو سماج اس کائنات یا نیچر کو مانتی ہے۔ جو ابدالآباد سے ہے۔ اور ابدالآباد تک رہے گی۔ اس کا کوئی خالق یا مالک نہیں ہے۔ یہ نیچر جڑا اور شکتی (میٹر اور فورس) کو لے کر بنی ہوئی ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں ہی ابدی اور ازلی ہیں۔ اور انہی دونوں چیزیں کے عمل سے اس میں نئی نئی چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور لوپ ہوتی رہتی ہیں۔ اس نیچر میں تبدیلی کا قانون اٹل روپ سے کام کررہا ہے۔ اس تبدیلی کے ذریعہ بعض وجود اپنی باہر کی شکل یا اپنے اندر کی صفات کے لحاظ سے بہترین رہے ہیں۔ اور بعض وجود پہلے سے بدترین ہوئے ہیں۔ نیچر کے جو وجود بہتر تبدیلی حاصل کرتے ہیں۔ وہ دھیرے دھیرے ترقی کرتے ہیں اور جو بدتر تبدیلی حاصل کرتے ہیں۔ اُن کا یہی سلسلہ اگر جاری رہے۔ تو وہ اپنی الگ ہستی کے لحاظ سے ایک دن مٹ جاتے ہیں۔ انسان کا وجود اس نیچر میں اسکے وکاس یا ای وولیوشن کے سلسلے میں ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کے اندر یہ قابلیت ہے۔ کہ وہ نیچر کے اس قانون کو جان سکے۔ اور اگر اسکے لئے ممکن ہو۔ تو وہ بنانیوالی طاقت کے تصرف میں آکر اپنے وجود کو دن بدن بہتر بنا سکے۔ اور تباہی لانیوالی طاقتوں سے جہاں تک ممکن ہو اپنی حفاظت کرسکے۔

انسان اس کائنات کے کُل وجودوں کے ساتھ اپنی مختلف ضروریات کو لیکر جڑا ہوا ہے۔ اس کی یہ ضروریات اس کے مختلف سُکھوں کو لیکر ہیں۔ جنہیں دیو سماج کے پوجنیہ بانی کی تعلیم کے مطابق نیچ انوراگ یا ادنیٰ محبتیں کہا جاتا ہے۔ ان ادنیٰ سُکھوں میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتے پر اُس کے اندر ادنیٰ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ موجودہ صورت میں عام طور سے انسان انہی ادنیٰ محبتوں اور ادنیٰ نفرتوں کو لیکر ہی مختلف وجودوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اور اسی سے یہ دنیا جہنم بنی ہوئی ہے۔ ماں باپ اور اولاد کا رشتہ۔ بھائی بھائی اور بھائی بہن کا رشتہ۔ بیوی اور خاوند کا رشتہ۔ مالک اور نوکر کا رشتہ۔ ایک دیش باسی کا دوسرے دیش باسی کے ساتھ رشتہ۔ ایک فرقہ یا ملک والے کا دوسرے فرقے والوں اور دوسرے ملک والوں کے ساتھ رشتہ۔ انسانوں کا حیوانوں کے ساتھ رشتہ۔ اور نباتاتی اور جماداتی دنیا کے ساتھ رشتہ۔ رعایا اور گورنمنٹ کا رشتہ بگڑا ہوا ہے۔ ایک ملک دوسرے ملک والوں کا دشمن بنا ہوا ہے۔ اور ایک ایک ملک کے رہنے والے ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف چوری۔ ڈاکہ زنی۔ رشوت خوری۔ بیوپار میں ٹھگی وغیرہ کا بازار گرم ہے۔ دوسروں کی بہو بیٹیوں کی عزت محفوظ نہیں اور اس طور پر یہ دنیا زندہ جہنم بنی ہوئی ہے۔ دیو سماج کے پوجنیہ بانی نے ان کُل رشتوں میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے جنم کو مٹانے اور اُن میں بھلائی لانے کے متعلق جس قسم کے فرائض اور جس نوع کرموں کی تعلیم دی ہے۔ وہ دنیا کی کسی مذہبی یا کہلانے والی الہامی کتاب میں موجود نہیں۔ اُنہوں نے دیو شاستر نامی ایک لاثانی کتاب رچی ہے۔ کہ جس کے چار حصے ہیں +

دیو سماجی لوگ دیو سماج کے پوجنیہ بانی کو نیچر کے وکاس (ارتقا) کے سلسلے میں کُل انسانوں سے اعلیٰ وجود مانتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سچائی کے پورے پورے پیار اور جھوٹ سے پوری پوری نفرت اور سب قسم کی بھلائی سے پورے پورے پیار اور سب قسم کی بُرائی سے پوری پوری نفرت کی لاثانی دیو شکتیوں کا ظہور ہوا ہے اور اُن کی انہی لاثانی دیو شکتیوں کے سبب سے اُن کے اندر سب سے اعلیٰ روحانی روشنی (دیو جوتی) اور سب سے اعلیٰ روحانی طاقت (دیو تیج) کا بھی ظہور ہوا ہے جو مستحق انسان ان کی شرن لیتے ہیں۔ اُنہیں اُن کی یہ دیو جوتی اور دیو تیج سمپین (مشتمل) دیو پربھو (اعلیٰ ترین روحانی اثر) حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان اعلیٰ اثروں کو حاصل کر کے ایک ایک انسان مختلف قسم کی نیچ محبتوں اور مختلف قسم کی نیچ نفرتوں سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے اندر اعلیٰ بھاؤں (   ) کو نشوونما کرتا ہے۔ اُنہوں نے دیو سماج جیسی لاثانی سوسائٹی قائم کی ہے۔ اور اس کا ممبر بننے کے لئے صرف عقیدے کا ماننا ضروری نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس کے ساتھ زندگی کو بہتر بنانا مقصد رکھا گیا ہے۔ دیو سماج کے ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ مرقومہ ذیل آٹھ پاپوں سے بچا ہوا ہو:-

۱۔ ہر ایک قسم کے نشے بھنگ۔ چرس۔ تمباکو۔ افیون۔ شراب اور کوکین وغیرہ سے خود بچا ہوا ہو اور کسی اور کو بھی نشے کے لئے استعمال کرنے کے لئے نہ دیتا ہو۔ ۲۔ ہر قسم کے گوشت اور انڈوں کے کھانے سے خود بچا ہوا ہو۔ اور کسی اور کو بھی کھانے کیلئے نہ دیتا ہو۔ ۳۔ جوآ نہ کھیلتا ہو۔ ۴۔ چوری نہ کرتا ہو۔ ۵۔ رشوت نہ لیتا ہو۔ ۶۔ کسی کا قرضہ یا امانت نہ دبا لیتا ہو۔ اور وعدہ کیا ہوا چندہ یا دان توفیق رکھنے پر ضرور ادا کرتا ہو۔ ۷۔ بدچلنی نہ کرتا ہو۔ یہاں تک کہ بیاہی ہوئی عورت یا بیاہے ہوئے مرد کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرتا ہو۔ ۸۔ بلا جائز وجہ کے کسی جاندار کا خون کرتا ہو +

دیو سماج کے بانی کی تعلیم اور زندگی کے اعلیٰ اثروں سے ہزاروں آدمی ایسے گناہوں سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان میں سے کثرت سے شخصوں میں مختلف قسم کے اعلیٰ بھاؤ پیدا ہوئے ہیں۔ اور کتنے ہی شخصوں نے اپنی زندگیاں اسی کام کے لئے قربان کی ہیں۔ دنیا میں اس قسم کی کوئی سوسائٹی موجود نہیں ہے۔ کہ جس کا ہر ایک ممبر ان آٹھ گناہوں سے ضرور بچا ہوا ہو۔ ان موٹے موٹے گناہوں کے علاوہ مختلف قسم کی سوشل بُرائیاں جو ہمارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مثلاً بچپن کی شادی۔ بدھواؤں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبراً شادی سے روکنا۔ شادی اور مرنے پر فضول خرچی۔ چھوٹی ذات پات اور ناجائز پردہ وغیرہ۔ انکو بھی دیو سماج میں عملی طور سے دُور کیا جاتا ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں اور مستورات کی تعلیم کو بھی عملی طور سے رائج کیا جاتا ہے۔ اس وقت دیو سماج کی طرف سے ۲۷ سکول لڑکے اور لڑکیوں کے جاری ہیں۔ دیو سماج میں ۸۰ فیصدی مستورات پڑھی لکھی ہیں۔ دیو سماج کے سکولوں کی اپنی یہ خصوصیت ہے۔ کہ ان میں ذہنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تعلیم دی جاتی ہے۔ دیو سماج گرلز ہائی سکول فیروزپور پنجاب میں پہلا ہندو گرلز ہائی سکول ہے۔ کہ جس کی تعلیم سے ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی اور سکھ صاحبان فیض حاصل کر رہے ہیں +

دیو سماج کے پوجنیہ بانی انسان کے انسانوں کے ساتھ اور حیوانوں کے ساتھ اور نباتاتی اور جماداتی دنیا کے ساتھ جس قسم کے اعلیٰ رشتے پیدا کرتے ہیں۔ اُن کا ذکر بھگوان دیو آتما کے رچے ہوئے دیو شاستر کے حصّہ چہارم میں موجود ہے۔ انھوں نے ان رشتوں میں جو سینکڑوں آدیش دیئے۔ اُن میں سے صرف چار آدیشوں کو جو اپنے ملک والوں اور نوع انسان کے متعلّق ہیں نیچے نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہر ایک دیش باسی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے کسی دیش باسی کو اپنی کسی ناجائز کارروائی کے ذریعہ کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچاوے +

۲۔ ہر ایک دیش باسی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دیش کی علیحدہ علیحدہ جاتیوں اور فرقوں میں کسی ناجائز دشمنی یا بُرے بھاؤں کی ترقی نہ کرے۔ اور ایسے کاموں میں کسی کی کوئی مدد نہ کرے +

۳۔ منش ماتر (نوع انسان) کے متعلّق سادھن کرنے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نوع انسان کے ساتھ (چاہے وہ کسی ملک یا جاتی کے ہوں) اپنے رشتے کو اچھی طرح محسوس کرے +

۴۔ نوع انسان کے متعلق سادھن کرنے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نوع انسان کے متعلّق اپنے آپ کو ہر ایک تنزّل لانے والے بھاؤ سے مکت کرنے اور مکت رکھنے اور ہر ایک بھلائی لانے والے بھاؤ کو پیدا یا نشوونما کرنے کی ضرورت کو اچھی طرح محسوس کرے +

بقایا دار توجہ فرمائیں۔ جن بقایا داروں نے وی پی واپس کر دیئے ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنے اپنے ذمّے کا چندہ بذریعہ منی آرڈر ادا کریں +
(مینیجر ریویو اردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیصر جرمنی کی توحید پرستی

مشہور فرانسیسی اخبار "طان"، کے نامہ نگار نے گذشتہ سال قیصر ولیم سے ملاقات کی تو قیصر نے دوران گفتگو میں کہا کہ:۔

"میرا عقیدہ ہے کہ دنیا کا بڑے سے بڑا شاہنشاہ اور چھوٹے سے چھوٹا فقیر اللہ کی نظر میں مساوی ہیں۔ انسان وہی کر سکتا ہے جو پروردگار کی مشیت ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے خالق کی مشیت پوری مستعدی اور خوش دلی سے پوری کریں۔ اور اس کے عطا کردہ قویٰ کا بہترین استعمال کریں میرا پختہ یقین ہے کہ خدا کی مشیت کے بغیر ایک ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔ نیز ہمارا تکیہ اور بھروسہ اسی کی ذات پر ہونا چاہیئے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ سچا ایمان کیا ہے۔ ۱۹۱۴ء کے موسم سرما میں۔ مَیں نے مشرقی محاذ جنگ کا معائنہ کیا جہاں وان ہنڈنبرگ سپہ سالار تھا۔ مَیں نے سپہ سالار موصوف سے سوال کیا۔ کہ تم زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتے ہو؟ کہ ایک جرمن سپاہی کے مقابلہ میں اگرچہ چھ دشمن بھی ہونگے تو بھی فتح ہماری ہوگی۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے۔ کہ ہم فتح حاصل کر کے رہینگے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک ایک جرمن کے مقابلہ پر بیس بیس دشمن آ گئے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ باوجود اسکے اگر ہمارا ایمان پختہ ہوتا۔ تو پھر بھی فتح ہماری ہی ہوتی۔ مگر ہم خدا کو بھول گئے۔ اور آدمیوں کی قوت پر بھروسہ کیا مَیں دنیا کی بہت بڑی سلطنت پر اسلئے حکمران تھا کہ مَیں خدا کی عظمت اور وحدانیت کا قائل تھا۔ مَیں مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ اتنی سخت آزمایش اور ابتلا کے بعد بھی میرا ایمان متزلزل نہ ہوا۔ خدائے لاشریک کے میرے اوپر بیحد و حساب احسانات ہیں۔ اس کا ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس نے یکے بعد دیگرے مجھے مونس و غمخوار بیویاں بخشیں جن کی وفاداری اور محبت میرے دل کے تمام زخموں کا بہترین علاج ہے۔ مَیں اپنی قسمت کا شاکی نہیں ہوں میرے لئے پایۂ تخت میں شان و شوکت کی زندگی بسر کرنا یا حقیر موضع میں گمنامی کی زندگی بسر کرنا برابر ہے۔ مَیں خدائے تعالےٰ کی مشیت پر راضی ہوں۔ اور اس کے فیصلہ کا مطیع اور تابعدار ہوں۔"

دنیا روز بروز مادہ پرستی۔ بُت پرستی۔ اور حق پرستی کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ ہندوؤں میں برہمو سماج اور آریہ سماج جیسے فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ جو کسی نہ کسی شکل میں خدائے لایزال کی توحید کے قائل ہو چکے ہیں۔ یورپ میں۔ یونیٹیرین (موحد) فرقہ کا وجود اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ عقلمند لوگ اللہ کی وحدانیت کو دل سے مان چکے ہیں ÷ (بقیہ اخبار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفرقات

مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کا ایک مضمون "توحید باری تعالیٰ کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر" کے عنوان سے ہمارے پاس فردری سے پڑا ہے۔ یہ وہ تقریر ہے جو جلسہ سالانہ پر فاضل موصوف نے فرمائی تھی۔ مضمون معارف و حقائق کا مجموعہ ہے۔ ۲۰۰ صفحے میں آسکتا ہے اگر احباب پانسو درخواستیں آٹھ آٹھ آنے کے ٹکٹوں کے ساتھ بھیجدیں تو ہم ایک ہی رسالے میں نکال دیں ورنہ باقساط نکالنے کی کوشش کیجائیگی جس سے مضمون کا لطف کم ہوجائیگا۔ احباب اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں ٭

گلدستۂ حکمت یہ ماہوار رسالہ جھنبو رانوالی ضلع گجرات پنجاب سے بادارت حکیم محمد عبد الغنی صاحب نکلنا شروع ہؤا ہے۔ اور بقول ایک تجربہ کار طبیب کے جو ایک مشہور و معروف طبی رسالے کے ایڈیٹر ہیں اسمیں وہ سب کچھ ہے جو ایک طبی رسالہ میں ہونا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک اسمیں عملی حصہ علمی سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ امید ہے رسالہ ترقی کریگا۔ حکیم صاحب خاندانی طبیب ہیں اور سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے نمونہ مفت ٭

شان گجرات گجرات پنجاب کا جاپان۔ زندہ دلوں کا مسکن۔ تعجب ہے کہ وہاں سے جو اخبار نکلتا ہے اسے فروغ کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ امید کرتا ہوں کہ شان گجرات۔ گجرات کی شان کو برقرار رکھیگا اور اسکی قدر کیجائیگی قیمت سالانہ تین روپے۔ ہفتہ وار۔ کاغذ۔ طباعت۔ کتابت عمدہ۔ پیر سید میر بسمل صاحب اسکے ایڈیٹر و پبلشر ہیں ٭

رہنمائے تبلیغ یہ ۲۵۰ صفحات $\frac{20 \times 26}{8}$ کی کتاب ہے جس میں احمدیت کے عقائد خصوصی کی تائید میں ہر قسم کے دلائل جمع کردیئے گئے ہیں۔ طرز بیان عام پسند۔ نافع ناس۔ قیمت رعائتی مع محصولڈاک ایک روپیہ چار آنے منی آرڈر بھیج کر منگوائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ سید طفیل محمد شاہ صاحب ڈاکخانہ چک $\frac{126}{\text{ب}}$ بہارڈ نگ۔ ضلع لائلپور

نقشہ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے ٭ ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲ / سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہونگے۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	//	۲۳ روپے	//	۱۲ روپے
تین ماہ	//	۱۲ روپے	//	۷ روپے

فی اشاعت ایک صفحہ ۴½ روپے ٭ نصف ۲½ روپے ٭ فی سطر ۴

(مینجر ریویو اردو - قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز اردو۔ قادیان دارالامان۔ ۵ ؍ اگست ۱۹۳۲ء۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

بانی

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن

ڈی۔ ایس
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

سنہ ۱۸۹۴ء

کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دوا کا بے مثل بڑا کارخانہ

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی تاپ (REGD) (فصلی بخار و طحال کی دوا)

سے ہر سال لاکھوں مریض صحت پاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے۔ اسلئے آپکو بھی مناسب ہے کہ اسکی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں۔ کیونکہ ملیریا۔ باری کا بخار۔ اور بڑھی ہوئی طحال کو گلانے کی یہ لاجواب دوا ہے۔ اکترا۔ تجاری چوتھیا۔ طحال اور کالا بخار اس سے دفع ہوتا ہے یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے اجابت بھی خاصہ ہوتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵؍ شیشی خورد نو آنہ ۹؍

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

رِنگ رِنگ (REGD) مرہم داد

نیا پُرانا داد خواہ کُھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اسکے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ۴؍ محصول چھ ڈبیوں تک سات آنہ ۷؍ نمونہ دو آنہ ۲؍

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہماری ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ قادیان میں ایجنٹ کی ضرورت ہے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔